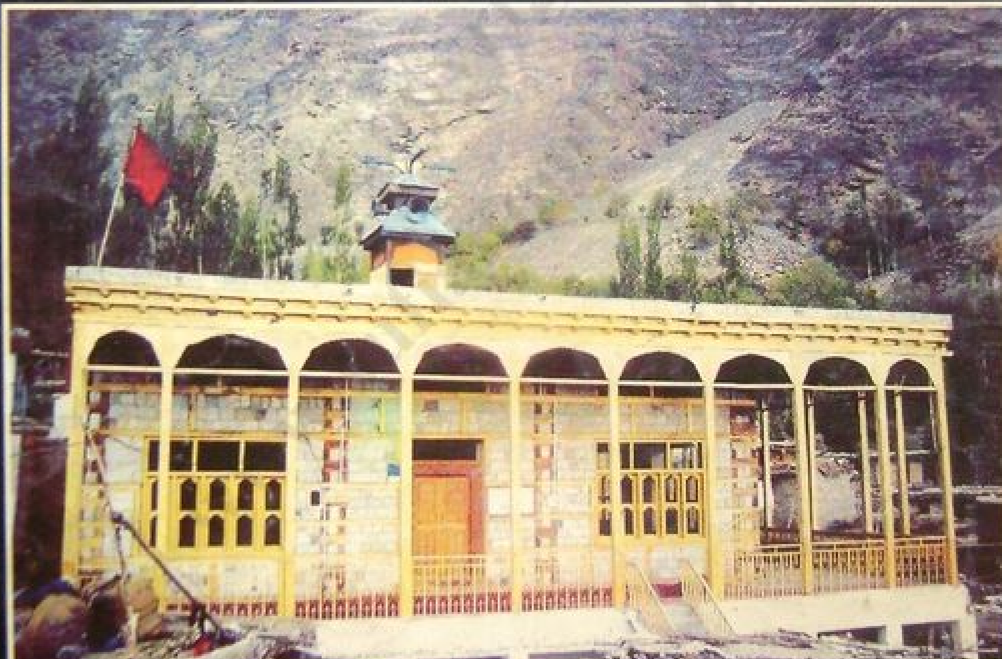
ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 104

قیمت -/35 روپے

اپریل 2010ء



خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ پہی خپلو کا ایک منظر

نعت محبوب دو عالمؐ

کلام: ایم عبداللہ ہادی

انتخاب: گلزار حسین امیر آباد چھوربٹ

تا زیروک ستووکھا شام و سحر یا رسول اللہؐ
یاشمہ شیزوے نبی کا نظر یا رسول اللہؐ

زیرتِ مبارک امت لا حور و ملک دم سے
کواہ یاتمک میولینگ شجی خبر یا رسول اللہؐ

یاتگہ قرآنینگ صاحب لولاک کسل بیونگسید
امتہ یاتمک خیر البشر یا رسول اللہؐ

یاتگہ تھوئنگ پچ لوح و قلم عرش تا کرسی
کھیرس خدا یاتمک بوسے عرش کمر یا رسول اللہؐ

تھون نا تھیاق گا اذیت چوق کن قیامتی رکوبکہ
شمع دین عالم لا ہچر یا رسول اللہؐ

یاتمی ی بیاس توکہ انتی فقسینہ دولت
دی دنیائی مرگوس مال و زر یا رسول اللہؐ

محشری تھنگ لا سکومسین پچی تھونا یاری امت
یو زیزی اللہ آب کوثر یا رسول اللہؐ

ان سنگگس تون کویو روشے کا ندوتگ کے دوپو
دیوس آمو سنگگس شیشمو فر یا رسول اللہؐ

یاتمک توس بورے سنگنہ یو بید دعا ہادیؔ
یوق زیرے سترونگے اسلامی ثمر یا رسول اللہؐ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ : 104	اپریل 2010ء	قیمت 35 روپے

مدیر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

کمپوزکاری اور ڈیزائن کاری

تصوف نیشنل لائبریری علی پور اسلام آباد

اہتمام

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

پتہ

358-A سیکٹر G-6/1-1 اسلام آباد پاکستان

ای میل : nawaesufia_intl@yahoo.com

نیا اکاؤنٹ نمبر

چیک ڈرافٹ بنام ماہنامہ نوائے صوفیہ اکاؤنٹ نمبر 8-1773-010،

UBL سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

ایڈیٹر اینڈ پبلشر ایم بشیر نے انٹرگرافک پرنٹرز آئی نائن فور، اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ G-6/1-1، 358-A، اسلام آباد سے شائع کیا۔

فہرستِ مضامین

اداریہ

تفکّر وتذکّر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اس عالم آب وگل میں مختلف خیالات کے انسان پائے جاتے ہیں۔ بعض انسان خود کو ہر لحاظ سے آسودہ حال دیکھنے کے خواب میں کھوئے رہتے ہیں۔ وہ ہر وقت صرف خواب وخیال میں گم ہو کر خیالی پلاؤ پکانے میں مگن رہتے ہیں۔ خیالی دنیا کے بے تاج بادشاہ ہونے کے زعم میں مفت میں کوئی اونچا سا مقام پر فائز ہونے والا سمجھتے ہیں۔ وہ عضو معطل کی طرح محنت ومشقت کی زحمت گوارا کرنے کو نا پسند کرتے ہیں اور طلب محال کے پیچھے اپنی قیمتی زندگی کی برباد کر بیٹھتے ہیں۔ جناب امیر علیہ السلام نے ایسے لوگوں کے بارے تو فرمایا ہے

وَمَنْ طَلَبَ الْعُلٰی مِنْ غَیْرِ کَدٍّ اَضَاعَ الْعُمْرَ فِیْ طَلَبِ الْمُحَالِ

یعنی جو کوئی کسی قسم کی محنت کے بغیر بلند مقام کا طلب گار ہو تو وہ ناممکن چیز کی تلاش میں اپنی عمر گنوا دیتا ہے۔

یہی حال پیچیدہ معنوی حالت درپیش ہونے کی وجہ سے ہمارا بھی ہے۔ ہم مدت دراز سے اپنے معنوی وجود کی زبوں حالی کو دیکھ کر کبھی خون کے آنسو روتے ہیں اور کبھی صرف یوں بے سود آرزو کی غلامی میں خود کو تسلی دینے لگ جاتے ہیں کہ کاش وہ وقت دیکھنا کب نصیب ہوگا کہ ہم اپنے معنوی وجود کی اپنی اصلی حالت میں پا کر کامیاب ترین عملی زندگی گزار سکیں۔ اس مختصری تمہید کا مقصد ہے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے۔ برصغیر کی تقسیم سے پہلے کا واقعہ ہے کہ بلتستان میں ہم کو یعنی اہل صوفیہ نوربخشیہ کو غیروں نے خالصۂ سرکار کا لقب عطا کیا ہے۔ خالصۂ سرکار پر قبضہ جمانے کے لیے غیروں نے قسم قسم کے حربے استعمال کیے۔ ان قبضہ گروپوں میں ایک قبضہ گروپ زیادہ کامیاب ثابت ہو گیا۔ چینی کی شکل میں زہر ہلاہل دے کر ہمارے معنوی وجود کا ایک بڑا حصہ ہم سے کاٹ دیا گیا۔ ہمارے عقائد واعمال کو تختۂ مشق بنا دیا گیا۔ آج کل بھی خفیہ انداز میں یہ سنگین سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ ''روزنامہ اسلام''14 نومبر 2009ء کی اشاعت میں ''سید محمد نوربخشؒ اور ان کی تعلیمات'' کے عنوان کے تحت ایک مضمون شائع کیا گیا ہے جس میں شاہ سید علیہ الرحمہ کا مختصر تعارف اور حالات وغیرہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مضمون کا اختتام یوں کیا گیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''نوربخشیہ گروہ کے عقائد کی ایک ہلکی سی جھلک ان کی اپنی کتابوں کے حوالے سے ہم نے پیش کی ہے۔ اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ محققین اہل علم متوجہ ہوں اور ان عقائد واحکام تجزیہ کر کے ان کی اصلی صورت کو واضح کریں مگر اس سے بھی زیادہ ضروری امر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ گلگت بلتستان میں بہت بڑی تعداد میں آباد اس گروہ کے افراد کو اسلام کے حقیقی عقائد اور احکام سے مثبت طور پر آمادہ کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر محاذ آرائی کی صورت پیدا کیے بغیر مثبت اور مفاہمانہ انداز میں انہیں اسلامی عقائد واحکام سے آگاہ کرنے کی مربوط اور منظم جدوجہد کی جائے۔ ان کی اکثریت صحیح عقائد کی طرف رجوع کرنے کے لیے تیار ہوگی۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ نوربخشی دینی مدارس میں ایک حد تک تعلیم کے بعد اعلیٰ دینی تعلیم کا کوئی نظام نہیں ہے۔ اس لیے جو نوربخشی نوجوان اہل سنت کے مدارس سے دینی علوم میں فراغت حاصل کر رہے ہیں وہ اہل سنت سے زیادہ قریب ہے اور دوسروں کو بھی قریب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر جو حضرات اہل تشیع کے مدارس سے پڑھ کر آتے ہیں وہ اثنا عشریہ سے زیادہ قرب رکھتے ہیں اور اس بنیاد پر نوربخشی آبادی میں صوفیہ اور امامیہ کے عنوان سے تقسیم دن بدن واضح ہوتی جاری ہے۔''

قارئین کرام ''روزنامہ اسلام'' میں شائع شدہ مضمون پر فہم صحیح کے حامل فرد بخوبی اس نتیجے پر پہنچ سکتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک ہم غیر اسلامی عقائد و احکام سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اس لیے تو انہوں نے محققین اہل علم کی توجہ اس جانب مبذول کرانے کی ضرورت پر زور دیا ہے اور ہمارے عقائد و احکام کا تجزیہ کر کے ان کی اصلی صورت کو واضح کرنے کی استدعا کی ہے۔ خوب آگاہ رہے کہ مضمون نگار نے اپنے عقائد و احکام کو معیار بنا کر ہمارے عقائد و احکام کے بارے میں نہایت سطحی تبصرہ کیا ہے۔ شاہ سید محمد نوربخش علیہ الرحمہ نے اس امت کے مابین موجود فروعی اختلافات کو رفع کر کے مجموعہ شریعت محمدیہ فقہ الاحوط کے نام سے ہمیں ایک انمول تحفہ عطا فرمایا ہے۔ رفع اختلافات کی صورت کو مد نظر رکھا جائے تو کسی کو بھی فقہ احوط میں مندرج احکام کے متعلق منفی تبصرہ کا موقع ملتا ہے اور نہ ہی کتاب الاعتقادیہ میں مندرج عقائد کے بارے میں منفی تبصرہ کی گنجائش ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے عقائد و احکام عین شریعت محمدیہؐ کے مطابق ہیں۔ ہم نہ دائیں طرف میلان رکھتے ہیں اور نہ ہی بائیں طرف، بلکہ ہم صرف حق کی طرف مائل رہا کرتے ہیں جو ''شریعت محمدیۃ کما کانت فی زمانہ'' ہے۔ محققین اہل علم کو ہمارے عقائد و احکام کا تجزیہ کر کے ان کی اصلی صورت کو واضح کرنے کی کوئی ضرورت سرے سے ہے ہی نہیں کیونکہ ہمارے عقائد و احکام کی جو صورت ہے وہ خود اصل صورت ہے۔

اصل واقعہ یوں ہوا ہے کہ صوفیہ نوربخشیہ مکتبۂ فکر والوں میں بعض حضرات نے غیروں کے ایجنٹ کا کردار ادا کیا ہے اور انہوں نے صوفیہ نوربخشیہ مکتبۂ فکر والوں کے بھیس میں اہل صوفیہ نوربخشیہ میں بڑی ہوشیاری کے ساتھ اپنے نظریات پھیلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

اس قسم کے منافقانہ انداز نے صوفیہ نوربخشیہ کے معنوی وجود کا جنازہ نکال دیا۔ آبادی میں امامیہ گروپ کا نمودار ہونا بھی اسی منافقانہ انداز ہی کا حصہ ہے جس کا مقصد نوربخشیوں کو مذہب امامیہ میں ضم کرنا ہے۔ اس قسم کے منافقانہ انداز اپنانے والوں کو سخت معنوی مزاحمت کا سامنا ہے کیونکہ نوربخشی عوام کو ماضی کا تلخ ترین تجربہ یاد ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ماضی میں ان کے ساتھ کس قسم کا گھناؤنا مذہبی کھیل کھیلا گیا ہے۔ تاہم ایک خرابی اب بھی ہمارے معنوی وجود میں رچی بسی ہے وہ یہ ہے کہ ہم خود اپنے بعض ممتاز عقائد و اعمال کے حوالے سے غیروں کے نقالی پر نازاں نظر آتے ہیں۔ اس نقالی نے ہم کو مذہبی دنیا میں کافی حد تک بدنام کیا ہے۔ اللہ جانے کہ اس نقالی سے ہمیں کب چھٹکارا مل جائے گا۔ ہم صرف دعا ہی کا سہارا لیے ہوئے ہیں۔

قارئین کرام! ہم نے منفی تبصرہ کرنے والے مضمون نگار کا نام نہیں لیا ہے۔ ہم اس قسم کے جملہ کالم نگاروں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تحقیق عمیق کے بغیر یونہی ہمارے عقائد و احکام کے بارے میں منفی سوچ سے کنارہ کش رہنے کو ترجیح دیں تاکہ مذہبی فضا میں کسی قسم کی آلودگی نہ بڑھے۔ جنرل ضیاء الحق اپنے خطابات وغیرہ میں کہا کرتے تھے کہ ''اپنا مسلک چھوڑو مت، دوسروں کے مذہب سے چھیڑو مت''۔ معنوی ہم آہنگی کے لیے یہ بہت ضروری امر ہے۔

جملہ مکاتب فکر والوں کے عقائد و اعمال کا ذرا گہرائی کے ساتھ آپس میں موازنہ کیا جائے تو آپ کو کوئی مکتبۂ فکر ایسا نظر نہیں آئے گا جو اپنے بزرگان دین کی تعلیمات سے روگردانی کر کے بیگانے نظریات کو اپنانے پر نازاں رہے۔ یہ مذہبی بے غیرتی صرف صوفیہ

باقی صفحہ 12 پر

صوفیہ نوربخشیہ مکتبۂ فکر والوں میں بعض حضرات نے غیروں کے ایجنٹ کا کردار ادا کیا ہے اور انہوں نے صوفیہ نوربخشیہ مکتبۂ فکر والوں کے بھیس میں اہل صوفیہ نوربخشیہ میں بڑی ہوشیاری کے ساتھ اپنے نظریات پھیلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اس قسم کے منافقانہ انداز نے صوفیہ نوربخشیہ کے معنوی وجود کا جنازہ نکال دیا گیا۔

الکتاب

قرآنِ مجید

مولوی عبدالحمید

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیمo

یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُo تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ o قُلُوْبٌ یَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ o اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ o یَقُوْلُوْنَ ءَ اِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِی الْحَافِرَةِ o ءَ اِذَا کُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةًo قَالُوْا تِلْکَ اِذًا کَرَّةٌ خَاسِرَةٌo

سورۃ النزعت (آیت ۶ تا ۱۲)

ترجمہ:

(جب فرشتوں کو نظام کائنات کے درہم برہم کرنے کا حکم دیا جائے گا) اس دن (کائنات کی) ہر متحرک چیز حرکت میں آجائے گی۔ پیچھے آنے والا ایک اور زلزلہ اس کے پیچھے آئے گا۔ اس دن (لوگوں کے) دل خوف و اضطراب سے دھڑکتے ہوں گے۔ ان کی آنکھیں (خوف و ہیبت) سے جھکی ہوں گی۔ کفار کہتے ہیں کیا ہم پہلی زندگی کی طرف پلٹائے جائیں گے؟ کیا جب ہم بوسیدہ کھوکھلی ہڈیاں ہو جائیں گے؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ لوٹنا اس وقت بڑے خسارے کا لوٹنا ہو گا۔

تشریح:

سابقہ آیات میں پہلی بار مومنوں اور کافروں کے موت کی کیفیت بیان ہوئی تھی۔ اسی موت کو حضرت شاہ محمد نور بخش نوراللہ مرقدہ نے اصول اعتقادیہ میں قیامت صغریٰ آفاقیہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔

اب مندرجہ بالا آیات میں قیامت عظمیٰ آفاقیہ کا بیان ہو رہا ہے۔ چنانچہ شاہ سید علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں:

وَاَمَّا الْقِیَامَةُ الْعُظْمٰی الْاٰفَاقِیَّةُ فَاِحَاطَةُ کُرَةِ الْمَاءِ بِکُرَةِ التُّرَابِ عَلٰی طِبْقِ طَبِیْعَتِهِمَا الْاَصْلِیَّةِ بِرَتْقِ مِنْطَقَةِ الْبُرُوْجِ وَمُعَدِّلِ النَّهَارِ وَلَا یَبْقٰی عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ مُتَنَفِّسٌ "کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" وَمِنْ هٰذِهِ الْقِیَامَةِ اَخْبَرَنَا اللّٰهُ تعالٰی وَ قَالَ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا فَفِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ رَبُّ الْاَرْبَابِ جَلَّتْ عَظَمَتُهٗ یُخَاطِبُ الْعَالَمِیْنَ وَیَقُوْلُ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ الْجَبَابِرَةِ وَ لَمْ یَبْقَ اَحَدٌ.

ترجمہ:

نظام شمسی کے منطقہ بروج مختل ہونے اور نظام ایام کا اعتدال معطل ہونے کی وجہ سے کرہ آب کا کرہ خاک کو اپنے اپنے طبعی میلان کے مطابق پوری طرح گھیر لینے کا نام قیامت عظمیٰ آفاقیہ ہے۔ ایسے میں روئے زمین پر کوئی ذی روح باقی نہیں رہے گی۔ فرمان خداوندی ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ o وَّیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّکَ ذُوالْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِo (سورہ الرحمٰن) ۔زمین میں موجود ہر ہر جاندار فنا ہو جانے والا ہے اور تیرے پروردگا ذوالجلال والاکرام کی ذات باقی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی قیامت کی آمد کی ہمیں (جگہ جگہ) خبر دی ہے۔ اِنَّ السَّاعَةَ آتِیَةٌ لَّا رَیْبَ فِیْهَا بے شک قیامت کی گھڑی آنے والی ہے۔ اس میں کسی قسم کی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اس حالت میں عظمت والا رب الارباب مخلوق سے مخاطب ہوگا۔ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ۔ آج کس کی بادشاہت ہے اور آج کے دن اقتدار اعلیٰ کس کو حاصل ہے؟ ظالموں کا خانہ خراب ہو جائے۔ کوئی بھی ایسا باقی نہیں رہے گا جو پروردگار عالم کے اس سوال کا جواب دے سکے۔ چنانچہ خداوند عالم خود جواب میں ارشاد فرمائے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

یعنی آج کے دن اقتدار اعلیٰ اور بادشاہت قہر والے خدائے یکتا کو حاصل ہے۔

اس کے بعد شاہ سید علیہ الرحمہ اصول اعتقادیہ میں مزید ارشاد فرماتے ہیں۔

یاایھاالولد الاعز من قرة عین فاعتبر ان الملک والمال والعسکر این این الا کاسرة و طاقتھم این الجابرة و طمطراقھم و این الفراعنة و وحشتھم و این المودة و عنتھم

(اصول اعتقادیہ ص ۳۰)

اے آنکھ کی ٹھنڈک سے زیادہ پیارے بیٹے! تو درس عبرت حاصل کر کہ سلطنت مال اور لشکر کہاں ہوگا؟ شاہان کسریٰ اور ان کی طاقت کہاں ہوگی؟ فرعون اور ان کی جاہ و عزت کہاں ہوگی اور سرکشوں اور ان کی سرکشی کہاں ہوگی؟

سورۃ القارعۃ میں بھی قیامت (عظمیٰ آفاقیہ) کی ہولناکی، وحشت اور تباہی کا منظر جامع انداز میں پیش کیا ہے۔

القارعۃ ماالقارعۃ

(زمین اور آسمان کی ساری کائنات کو) کھڑکھڑا دینے والا شدید جھٹکا اور کڑک

وماادراک ماالقارعۃ

اور ہر شے کو شدید جھٹکا اور کڑک کیا ہے؟

یوم یکون الناس کالفراش المبثوث

(اس سے مراد) وہ یوم قیامت ہے جس دن سارے لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوجائیں گے

وتکون الجبال کالعھن المنفوش

اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکے ہوئے اون کی طرح ہوجائیں گے۔

سورۃ التکویر، سورۃ الانفطار اور سورۃ الانشقاق کی ابتدائی آیتوں میں بھی قیامت برپا ہونے کے مختلف مناظر کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

الغرض جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو ہر متحرک چیز اس وقت زور زور سے کانپنے لرزنے لگے گی اور نظام کائنات کا درہم برہم ہونے کا حکم صادر ہوگا تو یوں محسوس ہوگا کہ زبردست زلزلے کے جھٹکوں سے زمین، پہاڑ، قلعے، مکانات اور اونچے اونچے مضبوط درخت سب لرزنے لگے ہیں۔ (آیت ۶)

جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو ہر متحرک چیز اس وقت زور زور سے کانپنے لرزنے لگے گی اور نظام کائنات کا درہم برہم ہونے کا حکم صادر ہوگا تو یوں محسوس ہوگا کہ زبردست زلزلے کے جھٹکوں سے زمین، پہاڑ، قلعے، مکانات اور اونچے اونچے مضبوط درخت سب لرزنے لگے ہیں۔

اس کے فوراً بعد عالم بالا میں کہرام مچ جائے گا۔ آسمان، ستارے، مہر و ماہ آپس میں ٹکرانے لگیں گے۔ ہر چیز اپنی اپنی جگہ سے اُکھڑنے لگے گی۔ (آیت ۷)

بڑے بڑے شیر دل اور بہادر لوگوں کے دل دھڑکنے لگیں گے اور آنکھیں فرط خوف سے جھکی ہوں گی اور آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی انہیں ہمت نہیں ہوگی۔ (آیت ۸)

ان آیات طیبات کو سُن کر جن میں قسمیں کھا کر قیامت کے آنے کا ذکر کیا گیا ہے کفار از راہ مذاق ایک دوسرے کو کہتے۔ کیا یہ سچ ہے کہ ہمیں اُلٹے پاؤں پھر پلٹا دیا جائے گا۔ یعنی جس شاہراہ حیات پر چل کر ہم قبر کی منزل تک پہنچے ہیں کیا پھر لحد سے اٹھا کر زندگی کی اس روندی ہوئی راہ پر ہمیں چلنا پڑے گا؟ (آیت ۹)

باقی صفحہ 22 پر

فقہ اسلامی

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

وفی الْجَمْعِ لَا یَجُوْزُ اَنْ یُفَرِّقَ بَیْنَھُمَا بِصَلٰوۃٍ اَوْدُعَاءٍ کَثِیْرٍ اَوْ تِلَاوَۃٍ کَثِیْرَۃٍ وَلَا یَجُوْزُ التَّکَلُّمُ بَیْنَھُمَا اِلَّا اِذَا اضْطُرَّ فِیْمَا یَفُوْتُ اِنْ لَمْ یَتَکَلَّمْ فَبِقَلِیْلٍ ضَرُوْرِیٍّ مِنَ الْکَلَامِ بِکَلِمَۃٍ اَوْ کَلِمَتَیْنِ مِنَ الْاَدْعِیَۃِ لَا بَاسَ بِہٖ وَ لَوْ اَرَادَ مِنَ النَّوَافِلِ فَفِی الظُّھْرَیْنِ یَنْبَغِیْ اَنْ یُقَدِّمَھَا وَفِی الْعِشَائَیْنِ اَنْ یُؤَخِّرَھَا وَلَوْ اَرَادَ فِی السَّفَرِ الَّذِیْ یَجُوْزُ الْقَصْرُ فِیْہِ اَنْ یُتِمَّ صَلٰوتَہٗ فِیْ اَوْقَاتِھَا مَعَ السُّنَنِ الرَّاتِبَۃِ لَا بَاسَ بِہٖ اِنْ اَقْتَضَی الْوَقْتُ۔

ترجمہ: دونمازوں کو ملا کر پڑھنے کی صورت میں دونوں نمازوں کے درمیان کسی اور نماز کا یا زیادہ دعا پڑھنے کا یا زیادہ تلاوت کرنے کا وقفہ کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دونوں نمازوں کے درمیان گفتگو کرنا جائز ہے مگر نہ بولنے پر کسی چیز کے فوت ہونے والی صورت میں ضروری طور پر ایک لفظ یا دعاؤں کے دو الفاظ میں تھوڑی سی گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگر دونمازوں کو ملا کر پڑھنے والا شخص نوافل کی ادائیگی چاہے تو ظہر اور عصر کی نمازوں سے پہلے نوافل پڑھنا اور مغرب اور عشا کی نمازوں کے بعد نوافل پڑھنا چاہیے۔ اگر قصر جائز ہونے والے سفر میں نمازوں کا پوری طرح اپنے اپنے وقتوں میں سنت ہائے راتبہ سمیت ادا کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ نماز کا وقت اس کا تقاضا کرتا ہو۔

> اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ہم بلا کسی شرعی عذر کے صرف اور صرف سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو نمازوں کو ملا کر پڑھا کرتے ہیں۔ صرف سستی کی بنا پر ایسا کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔

وضاحت:

مذکورہ عبارتوں میں درج ذیل امور کی نشاندہی کی گئی ہیں جو یہ ہیں (۱) دونوں نمازوں کے درمیان وقفہ نہ کرنا۔ (۲) بلا ضرورت بات چیت نہ کرنا۔ (۳) مجبوری کی صورت میں۔ (۴) نوافل کی بجا آوری کا طریقہ۔ (۵) عدم قصر سنن راتبہ سمیت۔

تفصیل وضاحت

(۱) وقفہ نہ کرنا

اس کا مطلب یہ ہے کہ جمع بین الصلوتین کی صورت میں دونوں نمازوں کے درمیان کسی اور نماز وغیرہ پڑھنے کی صورت میں وقفہ کرنا مثلاً وہ مزید دعا پڑھنے لگ جائے، تلاوت قرآن میں لگ جائے یا اور کوئی اجنبی کام کرنے لگ جائے تو ایسا کرنا اس کے لیے شرعاً روا نہیں کیونکہ اس قسم کے وقفہ کرنے سے اس کی وہ سہولت متاثر ہو جاتی ہے جو وقت مشترک کی صورت میں اُسے شرعاً حاصل ہے۔ لہٰذا وہ خود کو حاصل سہولت کو کسی صورت میں متاثر نہ ہونے دے۔

(۲) بلا ضرورت بات چیت نہ کرنا

اس کا مطلب یہ ہے جو نماز گزار جمع بین الصلوتین پر عمل

کرتا ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ دونوں نمازوں کے درمیان کسی ضرورت کے بغیر یونہی بات چیت کرنا شروع کرے۔ اس قسم کی بات چیت سے بھی اس کو شرعاً حاصل وہ سہولت متاثر ہو جائے گی جو وقت مشترک کی صورت میں اس کو حاصل ہے۔

(۳) مجبوری کی صورت میں

اس کا مطلب یہ ہے دو نمازوں کو ملا کر پڑھنے والے نماز گزار کو کسی ایسی صورت حال سے واسطہ پڑ جائے کہ وہ مجبوراً کوئی بات کرے مثلاً بات نہ کرنے کی صورت میں کسی چیز کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو یا شدید نقصان کا خطرہ ہو تو وہ تھوڑی سی گفتگو کر سکتا ہے اور شرعاً اس کے لیے ایسا کرنا روا ٹھہرتا ہے۔

(۴) نوافل کی بجا آوری کا گر

اس کا مطلب یہ ہے کہ شرعی سفر میں قصر کرنے کی سہولت والا مسافر صرف فرض نمازوں میں سے ظہرین اور عشا کی پہلی دو دو رکعتوں کی بجا آوری پر اکتفا کر سکتا ہے۔ سنن راتبہ اور نوافل کی بجا آوری کی تاکید اس کے حق میں عدم سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مسافر نماز گزار سنن راتبہ اور نوافل کی بجا آوری بھی کرنا چاہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ نوافل کی بجا آوری نماز ظہر اور نماز عصر سے پہلے کرے یعنی ظہر کی فرض نماز اور عصر کی فرض نماز کو ملا کر پڑھنے سے پہلے پہلے ہی ظہر اور عصر کی سنتوں کو بجا لائے اور اس کے بعد ظہرین کو جمع بین الصلوتین کی صورت میں ادا کرے۔ مغرب اور عشا کی فرض نمازوں کو ملا کر پہلے ادا کرے اور سنن راتبہ کو بعد میں بجا لائے۔ ایسا کرنا اس مسافر کے لیے شرعاً روا ٹھہرتا ہے جس کے لیے نماز کا وقت متقاضی ہو۔

ایک افسوسناک غفلت والا عمل

اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ ہم لوگ بلا کسی شرعی عذر کے صرف اور صرف سستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو نمازوں کو ملا کر پڑھا کرتے ہیں۔ صرف سستی کی بنا پر ایسا کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔ قصر کے بغیر بھی جمع بین الصلوتین کی صورتیں گزر چکی ہیں اگر ان میں سے کسی ایک صورت ہو تو ٹھیک ورنہ صرف سستی اور غفلت کی وجہ سے ایسا کرنے کا عادی بن جائے تو یہ اخروی زندگی میں ندامت کا باعث بنتا ہے۔

جناب امیر علیہ السلام نے اس سلسلہ میں سستی کا مظاہرہ کرنے والوں کے بارے میں صاف فرمایا ہے۔

فَاجْهَد وَلَا تَكْسَل وَلَا تَكُ غَافِلاً فَنَدَامَةُ الْعُقْبَى لِمَن يَتَكَاسَلُ

یعنی کوشش کر، سستی نہ کر اور غفلت کا شکار نہ ہو جا کیونکہ سستی کا مظاہرہ کرنے والے کے لیے (اخروی زندگی میں) پشیمان ہونا ہے۔

پس جناب امیر علیہ السلام کے فرمان گرامی کے مطابق ہمارے لیے سستی کا مظاہرہ کرنا اور غفلت میں پڑنا دونوں اخروی زندگی میں پشیمان ہونے کے اسباب ہیں خواہ دنیوی کام ہو یا دینی معاملہ، دونوں کی بجا آوری ہمارے لیے بار آور ہونا ضروری ہے تا کہ ہم دارین میں کامران رہیں۔ (جاری ہے۔۔۔۔۔)

خطوط بھیجنے والوں سے گزارش

یہ بات آپ کے علم میں لانا ضروری ھے کہ پاکستان ڈاک خانہ نے ڈاک خرچ کی مد میں دو مھینہ پھلے ھی اضافہ کر دیا گیاھے. اب صرف ایک عام ڈاک (لفافہ) کی قیمت -/4 روپے سے بڑہ کر -/8 روپے مقرر کر چکی ھے.

خطوط ارسال کرنے والوں کی طرف سے نوائے صوفیہ کے لیے اب بھی -/4 روپے کے ٹکٹ والے خطوط موصول ھورھے ھیں. جس کی وجہ سے بقایا کم ٹکٹ کی رقم نوائے صوفیہ کو ادا کرنا پڑ رھا ھے اگر ادانھیں کیا تو ڈاکیا آپ کے خط کو واپس کر دیا جائے گا. ادارہ پھلے ھی مالی بحران کا شکار ھے. لھذا خطوط ارسال کنندگان سے گزارش ھے کہ مکمل ٹکٹ فکس کرکے اپنے خطوط ارسال کریں. شکریہ

(ادارہ)

اھل بیت

عرفانِ صادق

ناجی مناجی

اہمیتِ نیت

قال الصادقؑ صاحب النية الصادقة صاحب القلب السليم لأن سلامة القب من هواجس المحذورات بتخليص النية لله فى الامور كلها، قال الله تعالىٰ يوم لا ينفع مال و لا بنون الا من اتى الله بقلب سليم و قال النبیؐ نية المؤمن خير من عمله و قالؐ انما الاعمال بالنيات و لكل امرء ما نوى فلا بد للعبد من خالص النية فى كل حركة و سكون لأنه اذا لم يكن بهذا المعنى يكون غافلا، والغافلون قد وصفهم الله تعالىٰ فقال: ان هم الا كالأنعام بل هم اضل سبيلا وقال: اولٰئكَ هم الغافلون

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا خلوص نیت والا شخص وہ ہے جو قلب سلیم کا مالک ہے کیونکہ قلب کی سلامتی اور کروب و بلا کے خطرات سے اس کی حفاظت کی بنیاد ہی جملہ امور واعمال دنیا کی انجام دہی میں اس کی نیت کے خلوص پر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ روز قیامت کسی انسان کو نہ اس کا مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد، ہاں فائدہ صرف اسی کو ہوگا جو اللہ کے حضور قلب سلیم لے کر حاضر ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے نیز آپؐ نے فرمایا کہ تمام اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور تمام اعمال ان کی نیتوں اور مقصد ومطلب کی بنا پر ہی امتیاز پاتے ہیں اور ہر شخص انجام کار وہی پاتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ پس لازم ہے کہ بندۂ حق اپنی ہر حرکت اور ہر سکون میں خلوص نیت کو ہی اپنا مطمع نظر بنائے رکھے، کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا شمار غافلوں میں ہوگا اور غافلوں کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ چوپایوں کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں اور فرمایا کہ غافل لوگ ہی ہیں جو جانوروں سے بدتر ہیں۔

ثم النية تبدو من القلب على قدر صفاء المعرفة و تختلف على حسب اختلاف الايمان (الاوقات) فى معنى قوته و ضعفه و صاحب النية الخالصة نفسه و هواء معه مقهورتان تحت سلطان تعظيم الله تعالىٰ و الحياء منه و هو من طبعه و شهوته و منية نفسه منه فى تعب والنسا منه فى راحة

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا کہ روز قیامت کسی انسان کو نہ اس کا مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد، ہاں فائدہ صرف اسی کو ہوگا جو اللہ کے حضور قلب سلیم لے کر حاضر ہوگا۔

پھر قلب انسانی سے نیت کا ظہور خلوص اور صفائے معرفت کے لحاظ اور اندازے سے ہوتا ہے۔ اس کی قوت اور کمزوری مراتب ایمان کے اختلاف (یا اختلاف اوقات) کے مطابق مختلف ہوا کرتی ہے۔ جس آدمی کی نیت خالص ہو اس کا نفس اور ہوا وہوس دونوں چیزیں پروردگار عالم کی تعظیم اور اس کے حضور حیاء کے آگے مغلوب حالت میں رہتی ہیں۔ جو شخص نیت خالص کے اس مقام پر پہنچ چکا ہو وہ خود تو مخالفت نفس وشہوت وآرزو کے ہاتھوں رنج وتعب کا شکار رہتا ہے لیکن چونکہ حقوق العباد کی پاسداری کرتا ہے اس لیے خلق خدا اس کے ہاتھوں ظلم وتعدی نہیں اٹھاتا اور امن وآسائش کی زندگی بسر کرتی ہے۔

اہل بیت

السلام علیک یا رحمت العالمین

عبداللطیف کوروی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی ط یاایھا الذین امنوا صلو علیہ و سلم تسلیماہ

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے حضورؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اس لئے اے اہل ایمان! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔ (سورۃ احزاب پارہ ۲۲ آیت ۵۶)

حق تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے ہیں لیکن کسی حکم کے متعلق یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ ''میں اور میرے فرشتے یہ کام کرتے ہیں تم بھی کرو''۔ صرف تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے سلسلے میں پہلے اپنے اور بعد میں اپنے فرشتوں کی طرف کر کے فرمایا اے مسلمانو! اے ایمان والو! تم بھی کرو اور ساتھ فرمایا کہ اگر تم اس کام کی اہمیت سمجھ گئے ہو تو خوب کرو۔ تاجدار دو جہاں کی شان اقدس میں درود شریف کی کثرت، خطرات سے نجات، مال و اولاد اور دین و دنیا میں خیر و برکت کا ذریعہ ہے۔ درود شریف پڑھنے، سننے اور پھیلانے میں دونوں جہاں کی خیر و فلاح ہے اور شفیع المذنبینؐ کے قرب وشفاعت کا بہترین وسیلہ ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ ''بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''۔ رسول اللہؐ نے فرمایا ''اللہ کی رحمت کے فرشتے روئے زمین پر گشت کرتے پھرتے ہیں جو میری امت کے درود و سلام مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں''۔ انسان لوگوں کا قرب حاصل کرنے کے لئے سو سو جتن کرتا ہے لیکن سرکار دو عالم نبی کریمؐ کا قرب حاصل کرنا کتنا آسان ہے۔ ایک دفعہ درود شریف پڑھیے تو رحمت العالمینؐ خوش ہوتے ہیں۔ جب محبوب خوش ہوتا ہے تو اللہ بھی خوش ہوتا ہے۔ دنیا جہاں میں اس سے بڑی کامیابی اور خوش قسمتی کوئی نہیں کہ خدا اور رسول خداؐ راضی ہو جائیں۔ اس کی دنیا بھی بن گئی اور یقیناً آخرت بھی۔ درود شریف پڑھنے میں محنت کم اور اجر زیادہ ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ''مجھؐ پر روزانہ ایک ہزار دفعہ درود پڑھنے والا مرنے سے پہلے اپنا محل جنت میں دیکھ لے گا''۔

سرکار دو عالم نبی کریمؐ کا قرب حاصل کرنا کتنا آسان ہے۔ ایک دفعہ درود شریف پڑھیے تو رحمت العالمینؐ خوش ہوتے ہیں۔ جب محبوب خوش ہوتا ہے تو اللہ بھی خوش ہوتا ہے۔ دنیا جہاں میں اس سے بڑی کامیابی اور خوش قسمتی کوئی نہیں کہ خدا اور رسول، خداؐ راضی ہو جائیں۔ اس کی دنیا بھی بن گئی اور یقیناً آخرت بھی۔ درود شریف پڑھنے میں محنت کم اور اجر زیادہ ہے۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود ارشاد فرماتے ہیں کہ ''مجھؐ پر روزانہ ایک ہزار دفعہ درود پڑھنے والا مرنے سے پہلے اپنا محل جنت میں دیکھ لے گا''۔

باقی صفحہ 23 پر

نوربخشیات

تعارف صوفیہ نوربخشیہ

مولانا شکور علی انور۔
فاضل عربی۔ ایم اے۔ بی ایڈ

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایھالذین امنوا ان تنصر اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (سورہ محمد ۷)

اے ایمان والو! اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمھاری مدد کرے گا۔ اور تمھارے قدم جمادے گا۔

نصرت دین کے عوض میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کے قدم جمانے کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اپنے معاملات میں ثابت قدمی عطا فرمائے گا دوسری صورت پل صراط پر ثابت قدم فرمائے گا اور جب حضرت عیسیٰ کے مخلص تابعداروں یعنی حواریوں کو کہا گیا کہ تم خدا کی دین کی مدد کرو تو انہوں نے دین خداوندی کی اچھی مدد کی جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی توصیف کی۔ جیسا کہ اس کا تذکرہ قرآن میں یوں مذکور ہے اور امت کو اس کی مثال دی گئی۔

یاایھالذین امنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسیٰ ابن مریم للحوارین من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ۔ (سورہ الصف ۱۳)

اے ایمان والو! دین خدا کے مددگار ہو جاؤ! جیسے عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا۔ کون ہے جو اللہ کی دین کی مدد کرے تو حواری بولے ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔ بہرحال باری تعالیٰ نے ان آیات میں لوگوں سے مددگاری یعنی دین خدا کے ساتھ تعاون کرنے کا حکم دیا گیا جو اجر وثواب اور تقرب وخوشنودی رب سے معنون ہے۔ دین کی مدد اصل میں صاحب دین یعنی شریعت محمدیہ کی مدد ہے جو صاحب شریعت کی مدد کرتا ہے۔ خدا اس کی مدد کرتا ہے اور ثابت قدمی کی توفیق عنایت کرتا ہے۔ نیز یہ ثبات کا انعام پل صراط پر بھی ممکن ہے اس لیے اس چیز کی طلب بندوں کا حق ہے۔ اس میں کوئی شرک اور زندقہ کی بات نہیں ہے۔

اصفیاء کا نظریہ:

استمداد غیر اللہ کے جواز میں اصفیاء کرام کا نظریہ اور بھی عجیب مظہرات پر مشتمل ہے وہ فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام مرشدین عظام سے ہر حالت میں مدد طلب کرنا امور دین کے حل کے سلسلے میں مدد چاہنا جائز ہے بلکہ مدد دین کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی قسم کی روحانی اور جسمانی مشکلات کے حل کے سلسلے میں ان مصلحین دین متین سے مدد حاصل کرے۔

چنانچہ حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے

> حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ کہ جن افراد سے اس کی زندگی میں کسی صورت میں مدد ملی ہے ان سے مرنے کے بعد بھی مدد طلب کر سکتے ہیں جیسا کہ طالبان حق، سالکان طریقت کو پیران طریقت مرشدان ومقتداان سے جو دنیاوی زندگی میں نفع پایا ہے ان کی ارواح سے مرنے کے بعد بھی استمداد حاصل کرنا تقرب الی اللہ کی غرض سے جائز ہے۔

ہیں۔ کہ جن افراد سے اس کی زندگی میں کسی صورت میں مدد ملی ہے ان سے مرنے کے بعد بھی مدد طلب کر سکتے ہیں جیسا کہ طالبان حق، سالکان طریقت کو پیران طریقت مرشدان و مقتدا ان سے جو دنیاوی زندگی میں نفع پایا ہے ان کی ارواح سے مرنے کے بعد بھی استمداد حاصل کرنا تقرب الی اللہ کی غرض سے جائز ہے۔ دنیوی زندگی میں بھی اسے جو تقرب الی اللہ حاصل ہوا ہے وہ تو ان کے روحانی فیوض اور روحانی استمداد کی بدولت ہے نہ کہ ان کے ہاتھ پاؤں کی طاقت سے اس لیے روحانی فیوض سے جس طرح وہ فیضیاب کر سکتے ہیں۔ تو وہ مرنے کے بعد روحانی مدد کر سکتے ہیں تو ان سے استمداد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ یہ قوت دنیوی زندگی سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔ لہذا اس استمداد سے اس کی بد عقیدگی ظاہر نہیں ہوتی بلکہ روحانی دنیا کے کمالات پر یقین ہونے کی صراحت ہوتی ہے۔

ہر فرزند توحید کا یہ ایمانی عقیدہ ہوتا ہے کہ اولیاء کرام و انبیاء عظام کوئی فی الذات قاضی الحاجات نہیں ہیں اصل فی الذات قاضی الحاجات تو وہ ذات خداوندی ہے جو ہر چیز کی خالق اور رازق ہے وہی مشکلات کا حقیقی کارساز اور داتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روحانی فیوض و برکات کا سہارا اور امید تو ہر نبی اور ولی سے مستحسن چیز ہے انبیاء اور اولیاء، تو وہ وسائل ہیں جن کی روحانی برکات و فضائل کی لطافت سے مسلمان علم و عرفان اور ایمان و اتفاق سے بہرہ مند ہوئے ہیں اور ہدایت نصیب ہوئی ہے۔ حسن کی تعریف و توصیف کمزور و ناتواں انسان کیسے کر سکتا ہے؟ چنانچہ علامہ ابن عبدالبر نے استعاب میں فرمایا ہے ایک دفعہ خلافت فاروقی کے دور میں جب مدینہ منورہ میں قحط پڑ گیا تو ایک فریادی نے آنحضورؐ کے قبر اطہر پر آکر استغاثہ کیا اور کہا اے رسول خدا! اُمت کی حالت پر نظر فرما تو اسی شخص کو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بارش کی خوشخبری دی۔ (استعاب ج ۳۴۸)۔

(جاری ہے۔۔۔)

بقیہ: تفکر و تذکر

نوربخشیہ مکتبہ فکر والوں کو ورثہ میں ملی ہے۔ ماضی میں صوفیہ نوربخشیہ مکتبہ فکر والوں میں شامل ہونے والے بعض حکمرانوں نے اپنے اثر و رسوخ کے بل بوتے پر بہت سے نامناسب اقدامات کیے۔ حکمرانوں کو خوش کرنے کے لیے بعض مرکزی قیادت کے حامل بعض ذمہ دار اہل علم نے اپنا معنوی دفاع نہیں کیا بلکہ انہوں نے حکمران طبقہ کی خوشنودی کی خاطر چپ سادھ لی۔ اس طرح سے ہم میں غیروں کی نقالی کو جڑ پکڑنے کا موقع ملا۔ ہمارا روحانی سلسلہ ایک قسم کا وراثتی سلسلہ بن گیا۔ ایسے میں بے چارے عوام کالانعام کا کیا حشر ہوگا۔ یہ بڑا آسان سا سوال ہے۔ حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال نے تو پنجاب کے پیر زادوں کی مضحکہ اُڑانے کے لیے تو کہا تھا

میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرف میں عقابوں کا نشیمن

یہ بات آج کل ہماری مرکزی قیادت کے دعوے داروں پر بھی صادق آتی ہے۔ ہم کو جو معاشرہ ملنا چاہیے تھا وہ صوفیانہ اسلامی معاشرہ تھا مگر زمانے کی پیچ و تاب وغیرہ کی وجہ سے ہم کو غیر صوفیانہ اسلامی معاشرے میں قدم رکھنا پڑا اور ہم اپنی اصل شناخت کھو بیٹھے اور ایک حد تک تماشہ بن کے رہ گئے۔ اس تماشہ کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے ہم میں سے بھی بعض حضرات غیروں کی نقالی کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ یہ صورت حال ایک لاعلاج بیماری کی سی ہے۔ ہم اس صورت حال کے دنیا کے سامنے نہایت شرمندہ بھی ہیں اور رنجیدہ بھی۔ ہم اب صرف دلِ ناشاد کے ساتھ یوں نالاں رہتے ہیں۔ بقول کسے،

غیروں کی دشمنی کا گلا ہم نے کب کیا
اپنوں کی شفقتوں کے ستائے ہوئے ہیں ہم
تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو

ادب تصوف

رسالہ تذکرۃ المشائخ

(دوسری قسط)

مولانا شکور علی انور

طریق صحبت شیخ اسفرائنی ؒ:

ہمارے شیخ سلطان المشائخ والمحققین نورالملت والدین ابو محمد عبدالرحمن بن محمد بن محمد الکسرقی الاسفرائینی قدس اللہ روحہ نے فیض روحانی حضرت شیخ احمد جورجانی کی صحبت سے پایا، انہوں نے حضرت شیخ رضی الدین لالا سے، انہوں نے سلطان المشائخ المحققین مجدد الملت والدین شرف بن مؤید بن ابوالفتح البغدادی سے، انہوں نے حضرت شیخ ابوالجناب احمد بن عمر الخیوقی العصرقی المعروف نجم الدین کبری سے، انہوں نے حضرت شیخ عمار سے صحبت کا فیض پایا، انہوں نے حضرت شیخ ابونجیب سہروردی سے، انہوں نے حضرت شیخ احمد غزالی سے، انہوں نے حضرت شیخ ابوبکر نساج سے، انہوں نے حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی سے، کہتے ہیں کہ حضرت شیخ ابوالقاسم گرگانی حضرت شیخ منصور کا جانشین اور صحبت یافتہ تھے۔ انہوں نے حضرت شیخ عثمان مغربی سے، انہوں نے حضرت شیخ ابوعلی کاتب سے انہوں نے حضرت شیخ ابو علی رودباری سے، انہوں نے سیدالطائفہ حضرت شیخ جنید بغدادی قدس اللہ اروا حھم سے، انہوں نے اپنے ماموں سری سقطی سے، انہوں نے حضرت شیخ ابومحفوظ معروف بن فیروز الکرخی سے، انہوں نے حضرت شیخ مستورع داؤد طائی سے، انہوں نے حضرت شیخ حبیب عجمی سے، انہوں نے حضرت شیخ حسن بصری سے، انہوں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے انہوں نے سید کائنات خلاصہ موجودات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل الصلوات والتحیات سے فیوض صحبت پائے۔

حضرت معروف کرخی کا دوسرا زنجیرۂ طریقت:

حضرت شیخ معروف کرخی سے دو سلسلے رائج ہیں ایک سلسلہ وہ ہے جس کا تذکرہ سطور بالا میں کیا گیا ہے۔ دوسرا سلسلہ حضرت شیخ معروف کرخی نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے چلا ہے۔ انہوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم سے، انہوں نے اپنے والد حضرت امام جعفر صادق ؒ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت امام محمد باقر ؒ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت امام زین العابدینؓ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت امام حسینؓ سے، انہوں نے اپنے والد حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے، انہوں نے خواجہ کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحبت کا فیض پایا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں ربیع الاول کے مہینہ میں ہجرت کے دسویں سال کو انتقال فرمائے اس وقت آپ کی عمر مبارک ترسٹھ سال ہو چکی تھی۔

حضرات مشائخ کی وفات کا ذکر

شیخ عبدالرحمن اسفرائنی ؒ:

شیخ حضرت شیخ نورالدین عبدالرحمن بروز منگل ۴ شوال سنہ ۶۳۹ ہجری کو پیدا ہوئے اور بدھ کی رات ۳ جمادی الاولی سنہ ۷۱۷ ہجری کو وفات پائی۔ آپ شہر بغداد میں مدفون ہیں۔

شیخ احمد گرگانی ؒ:

حضرت شیخ احمد گرگانی قدس اللہ روحہ سنہ ۷۶۹ میں انتقال

فرما گئے اور گرگان میں ہی مدفون ہیں۔

حضرت شیخ علی لالا:

حضرت شیخ علی لالا قدس اللہ روحہ نے ۶۴۲ ہجری میں وفات پائی اور اسفرائن میں مدفون ہیں۔

شیخ مجد والدین بغدادی:

حضرت شیخ مجد الدین بغدادی قدس اللہ روحہ جمادی الاولی سنہ ۵۵۶ میں پیدا ہوئے اور خوارزم میں جمادی الآخر سنہ ۶۱۶ ہجری کو جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کو نیشاپور لے جایا گیا جہاں وہ سپرد خاک کیے گئے۔

شیخ نجم الدین کبریٰ:

حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ قدس اللہ روحہ سنہ ۵۴۰ ہجری کو پیدا ہوئے اور صفر المظفر سنہ ۶۱۸ ہجری میں خوارزم میں کافروں سے جنگ کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔

شیخ ابوالنجیب سہروردی:

حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی قدس اللہ روحہ نے سنہ ۵۶۳ ہجری کو وفات پائی اور بغداد میں سپرد خاک کیے گئے۔

شیخ احمد غزالی:

حضرت شیخ احمد غزالی قدس اللہ روحہ نے ربیع الاول سنہ ۵۱۷ ہجری میں انتقال کیا اور قزوین میں سپرد خاک کیے گئے۔

شیخ ابوسعید ابوالخیر:

حضرت شیخ ابوسعید ابوالخیر قدس اللہ روحہ نے شعبان ۴۴۰ ہجری میں وفات پائی اور مہنہ میں مدفون ہوئے۔

شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمی:

حضرت شیخ ابوعبدالرحمٰن سلمی قدس اللہ روحہ سنہ ۴۱۲ ہجری میں وفات پاکر نیشاپور میں دفن ہوئے۔

شیخ ابوعثمان مغربی:

حضرت شیخ ابوعثمان بن سعید بن سلام المغربی قدس اللہ روحہ سنہ ۳۷۳ ہجری کو فوت ہوکر نیشاپور میں سپرد خاک کیے گئے۔

شیخ ابوعلی کاتب:

حضرت شیخ ابوعلی حسین ابن احمد الکاتب قدس اللہ روحہ نے تقریباً ۳۴۰ ہجری میں کو وفات پائی۔

شیخ ابوعلی رودباری:

حضرت شیخ ابوعلی احمد بن محمد الرودباری قدس اللہ روحہ ۳۲۲ ہجری میں وفات پاکر مصر میں مدفون ہیں۔

شیخ ابوبکر شبلی:

حضرت شیخ ابوبکر شبلی قدس اللہ روحہ نے ۳۳۴ ہجری میں وفات پائی اور بغداد میں دفن ہوئے۔

شیخ ابومحمد مرتعش:

حضرت شیخ ابومحمد عبداللہ بن محمد المرتعش قدس اللہ روحہ سنہ ۳۲۸ ہجری کو بغداد میں انتقال فرما گئے۔

شیخ ممشاد دینوی:

حضرت شیخ ممشاد دینوی ۲۹۹ ہجری کو (بعض کہتے ہیں ۲۷۹ ہجری کو) وفات پاکر دینوا میں سپرد خاک ہیں۔

شیخ ابومحمد رویم:

حضرت شیخ ابومحمد رویم بن محمد بغدادی سنہ ۳۰۳ ہجری کو وفات پاکر بغداد میں مدفون ہیں۔

شیخ سری سقطی:

حضرت شیخ سری بن المغلس السقطی قدس اللہ روحہ نے ۲۵۷ ہجری میں (بعض کہتے ہیں ۲۵۱ ہجری) وفات پائی اور بغداد میں مدفون ہیں۔

باقی صفحہ 23 پر

داماں خیال

انقلاب تصور دین اور ہم، فکر اقبال کی روشنی میں

مولانا عبدالحلیم شبیری تھلوی

هر كه پیماں باهم المعبور بست
گردش ازنبد هر معبود رست

ہر وہ شخص جو معبود برحق کی وحدانیت کا اقرار کرے اور زبان سے برملا کہے کہ لا الہ الا اللہ اور وہ نہ صرف لا الہ کی تیغ سے خوف باطل کے ہر طلسم کو توڑ دیتا ہے بلکہ دنیوی محبتوں کی قیود سے بھی چھوٹ جاتا ہے۔ خوف کا طمع ایمان ہے اہل نظر کے نزدیک خوف غیر شرک پنہاں ہے فرماتے ہیں:

خوف حق عنوان ایمان است و بس
خوف غیر از شرک پنهاں است و بس
هر كه رمز مصطفیٰ فهمیده است
شرک را در خوف مضمر دیده است

لا الہ کا قائل جس کے دل میں حق تعالیٰ کی محبت سما چکی ہو وہ کبھی غیر اللہ سے خائف نہیں ہوگا اور نہ کبھی اس کے گردن میں باطل کا طوق پڑ سکتا ہے۔ کلمہ توحید کے بعد دوسرا رکن اسلام نماز ہے۔ نماز مومن کے لیے حج اصغر کا درجہ رکھتی ہے۔ الصلوۃ معراج المومن۔ یہ بارگاہ مریم، کبریا قدیم ناز رب العزت میں حاضری ہے۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے مصداق قرب کریم کے احساس کی مشق ہے۔ نماز دست مومن میں مثال خنجر ہے جو فحش و منکر کے خلاف بے نیام ہوتا ہے۔ ان الصلوۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔

لا اله باشد صدف گوهر نماز
قلب مومن را حج اصغر نماز
درکفپ مسلم مثال خنجر است
قاتل فحشاو بغی و منکر است

روزہ تیسرا رکن اسلام ہے یہ نفس امارہ کو مغلوب کرنے کا بہترین و موثر ترین ذریعہ ہے جس طرح نماز بندہ حق کو فحش و منکر سے روکتی ہے اسی طرح بعینہ حقیقی روزہ بھی اسے متقی بناتا ہے اور خیبر تن پروری کو سر کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

روزه بر جوع وعطش شبخون زند
خیبر تن پروری را بشکند

چوتھا رکن اسلام حج ہے۔ حج اہل ایمان کے لیے فطرت افروزی کا ذریعہ ہے یہ ہجرت آموز اور وطن سوز عبادت ہے حج کے ذریعہ بندہ حق ہجرت الی اللہ سے آشنائی حاصل کرتا ہے اور وطن کی محبت سے خلاصی پاتا ہے۔ حج کی بدولت مسلمانوں میں اجتماعیت اور یگانگت پیدا ہوتی ہے۔

مومناں را فطرت افروز است حج
هجرت آموزو وطن سوز است حج
طاعتے سرمایه جمعتیے
ربط اوراق کتاب ملتے

اس خوبصورت انداز بیان میں اقبال نے ارکان اسلام کا لب لباب بیان فرمایا ہے۔ اسلام کا پانچواں رکن زکوۃ ہے یہ اہل ایمان کے دلوں سے حب دنیا مٹا دیتی ہے انہیں مساوات محمدیؐ سے آشنا کرتی ہے زکوۃ سے ملک و معاشرے میں برکت پیدا ہوتی ہے اور بندہ مومن

کو آپس میں خلوص و ہمدردی کا جذبہ دروں سے روشناس کراتی ہے اور حکم خداوندی لن تنالو البر حتی تنفقوا مما تحبون کے ذریعے محبت مال کو کم کرتی ہے۔

حب دولت را فنا سازو زکوۃ
هم مساوات آشنا سازو زکوۃ
دل ز حتی تنفقوا محکم کند
زر فزاید الفت ذرکم کند

علامہ کے نزدیک تمام ارکان دین بندہ حق کی خودی کے استحکام کا ذریعہ ہیں لہذا بندہ حق دین پر پختگی کے ساتھ قائم رہ کر ہی محکم واستوار رہ سکتا ہے۔

علامہ ہمیں خوبصورت انداز میں من حیث مجموع القوم دائرہ اسلام میں رہنے اور ارکان اسلام پر پابند ہونے پر زور دیتا ہے کیونکہ مسلمانوں کی کامرانی وفلاح کا راز اسی میں مضمر ہے کہ مسلمان احکام الٰہی کی پاسداری میں کوئی کسر نہ چھوڑے ورنہ ہماری حالت بھی عراق و افغانستان سے مختلف نہیں ہوگے۔ علامہ نے اپنی شہرہ آفاق مثنوی "پس چہ باید کرد اے اقوام مشرق" میں اہل مشرق کو عصر حاضر کے فتنوں سے خبردار کرتے ہوئے ان کے سامنے ایک لائحہ عمل رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مروجہ ابلیسی نظام کی بنیاد حکمت فرعونی پر ہے عہد حاضر کے تمام فتنے اسی ملعون نظام کے پروردہ اور مرہون منت ہیں۔ حکمت فرعونی سلاطین وملوک کی وہ فریب کارانہ پالیسی ہے جس کا مقصد تخریب جاں اور تعمیر تن ہے یہ دین اور آئین کی پابندیوں سے آزاد ہے۔ اس مکارانہ حکمت عملی کے تحت ایک ایسے نظام حیات کو جنم ملتا ہے جس میں قوم روحانیت سے بیگانہ ہوکر مادیت پرستی میں غرق ہو جائے۔ اس مکارانہ پالیسی کے تحت ایسی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے جو انسان کو بالعموم اور من حیث القوم مسلمانوں کو بالخصوص ذہنی غلامی کا طوق پہنانے کی خواہاں ہے اور غلامی کو دوام بخشنے پر رضامند کرتی ہے۔ اس کے پروردہ علماء فضلا دلنشین پیرائے میں اس کی منشاء ومراد کے عین مطابق دین کی تجدید کرتے ہیں اس کے دم سے قوم دولخت ہو جاتی ہے اس کا حریف سوائے عصائے کلیمی اور کوئی نہیں ہے۔ ہائے صد افسوس اکس حریفش نیست جز چوب کلیم۔ افسوس آج ہم بحیثیت مسلمان اپنے زوال کی انتہا کو پہنچ چکے ہیں۔ اس وقت اگر دنیا کو اسلام کا ابدی پیغام دینا ہے اپنی عزت ماؤں اور بہنوں کی عصمت کا احترام برقرار رکھنا ہے اور مجبوری، محکومی، مغلوبی اور غلامی سے نکل کر وقار سطوت وغلبہ حاصل کرنا ہے تو ہمیں راہ شوق پر پھر سے گامزن ہونا ہوگا خدا ہم سب کا حامی وناصر ہو! آمین بجاہ سید المرسلین۔

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

تردید

نوائے صوفیہ شمارہ نمبر۔۔۔۔۔۔ میں محسنین نوربخشیہ کے عنوان سے حیدری صاحب کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا ہے اور مجھے مضمون نگار دکھایا ہے یہ مضمون میں نے لکھا ہے اور نہ ہی اس کا مجھ سے کوئی تعلق ہے۔

محسنین نوربخشیہ کے عنوان سے مرحوم اور بقید حیات بہت سے اشخاص کے بارے میں میں نے مضمون لکھا اور ان کی دینی خدمات کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرکے انہیں تاریخ میں امر کردیا ابتدائی مضمون میں میں نے بعض اشخاص کی فہرست دے کر ان کے بارے میں لکھنے کے ارادے کا اظہار کیا تھا اور اس سلسلے میں قارئین نوائے صوفیہ سے ان کی رائے پوچھی لیکن آج تک کسی نے ان ناموں کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کیا اس فہرست میں حیدری صاحب کا نام بھی شامل تھا میرا ارادہ بھی ہے کہ ان کی دینی خدمات پر ضرور روشنی ڈالوں۔

قارئین نوائے صوفیہ گواہ ہیں کہ میرے لکھنے کا اپنا ایک انداز ہے اور چشم دید واقعات کے علاوہ صرف ثقہ لوگوں کی روایت لکھ دیتا ہوں عام سنی سنائی باتوں کی میرے ہاں کوئی اہمیت نہیں ہوتی مذکورہ مضمون میں جو جو باتیں مضمون نگار نے لکھ دیے ہیں شاید وہ درست ہوں نہ میں ان کا چشم دید گواہ ہوں اور نہ ہی کسی ثقہ راوی نے مجھے بیان کی ہے اس لئے میں اس مضمون سے اظہار برائت کرتا ہوں اور جس نے لکھ کر مجھ سے منسوب کیا ہے اس کی پرزور مذمت کرتا ہوں۔

المعلن

حقیر فقیر پرتقصیر غلام حسن حسنو ایم اے
برات لائبریری حسیر کرونگ خپلو

(نوٹ: مولانا کی جانب سے یہ تردیدی بیان نوائے صوفیہ شمارہ نمبر 101 کی اشاعتی مرحلے میں موصول ہوا تھا پھر کاغذات میں گم ہوگیا تھا خوش قسمتی سے وہ مل گیا۔ اب اسے شائع کیا جارہا ہے۔ نوائے صوفیہ کی انتظامیہ بروقت اشاعت نہ کرسکنے پر معذرت خواہ ہے۔)

❁ ☆ ✹ ☆ ❁

گاہے گاہے باز خواں

رسالہ عقلیہ امیریہ

تعارف و ترجمہ: غلام حسن حسنو
فاضل عربی۔ ایم اے

عقل سے متعلق آثار صحابہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

رئیت العقل عقلین فمطبوع و مسموع
ولا ینفع مسموع اذا لم یك مطبوع
کمالا تنفع الشمس و ضوء العین ممنوع

عقل دو ہیں مسموع اور مطبوع عقل مسموع عقل مطبوع کے بغیر فائدہ نہیں دیتا جس طرح آڑ کے پیچھے سورج کی حرارت فائدہ نہیں دیتی۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

هجران الاحمق قربة الی الله عز و جل و مواصلة العاقل اقامة دین الله و اکرام المومن خدمة الله عز و جل

بیوقوف کو قرب الٰہی سے فراق ملتا ہے، عاقل کو اقامتِ دین سے وصال حق حاصل ہوتا ہے اور مومن کو خدمت الٰہی سے عزت ملتی ہے۔

بعض علماء کا کہنا ہے کہ

العاقل من بقیت نفسه فی تعب و الناس فی راحة والاحمق من بقیت نفسه فی راحة و الناس فی تعب

عقلمند وہ ہے جو خود سختی جھیل کر بھی لوگوں کو راحت پہنچاتا ہے اور احمق وہ ہے جو خود عیش کرتا اور دوسروں کو تکلیف میں مبتلا رکھتا ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ تستری کا کہنا ہے کہ

للعاقل الف اسم ولکل اسم الف اسم و اول کل اسم منها ترك الدنیا

عقل کے ہزار نام ہیں اور ہر نام کے ہزار ہزار نام ہیں ان میں پہلا نام ترک دنیا ہے۔

اہل تحقیق میں سے بعض کا کہنا ہے کہ

العاقل من تمسك فیما بینه و بین نفسه بالصبر والمجاهدة و تمسك فیما بینه و بین الناس بالبر و التقوی و تمسك فیما بینه و بین الله تعالی بالصدق و الاخلاص

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کے ساتھ صبر و مجاہدہ سے پیش آئے اپنے اور لوگوں کے درمیان بھلائی و تقوی کا معاملہ اختیار کرے اور اپنے اور خدا کے درمیان صدق و اخلاص کا مظاہرہ کرے۔

یحیٰ بن معاذ رازی فرماتے ہیں کہ

العاقل من ترك الدنیا قبل ان یترکه و عمر القبر قبل ان یدخله و ارض خالقه قبل ان یلقاه

عقلمند وہ ہے جو دنیا کے چھوڑنے سے قبل خود اسے ترک کرے داخل ہونے سے پہلے قبر تیار کرے اور اللہ کے پاس پہنچنے سے پہلے اسے خوشنود کرے۔

بعض کا کہنا ہے

الحس نور فی الجسم یفرق بین النفع و الضر والعقل نور فی القلب یفرق بین الحق والباطل

احساس و شعور جسم میں ایک نور ہے وہ نفع و نقصان میں تمیز کرتا ہے عقل دل میں ایک نور ہے وہ حق اور باطل کو جدا کرتا ہے

اے عزیز! جوہر عقل ایک معنوی درخت ہے وجود انسانی کے باغ و بہار اس کے آثار ہیں جسکا شگوفہ علم اور پھل عمل ہے علم اور

عمل قوت عقل کے لئے اس نور کی مانند ہے جیسے جرم آفتاب کے لئے آفتابی نور،اور انسان کے لئے آنکھ کی بینائی ۔ اس سے متعلق احکام شرعی اور کلام الٰہی کے حقایق ایسے ہیں جیسے آنکھوں کے لئے نور افتاب ۔ یہ ایسا مصباح ہدایت ہے جو مخصوصان عنایات ایزدی کے وجود کی قندیلوں میں اخلاص کے تیل اور محبت کی آگ سے روشن ہوتی ہے اور یہ حیات حقیقی کا ایسا چشمہ ہے جو نفحات الطاف ربانی کے سرچشمے سے اعیان صدیقین کی نہروں میں جاری ہوتا ہے کہ

اَفَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنَاهُ وَ جَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِى النَّاسِ (الانعام ۱۲۲)

کیا وہ بے جان نہ تھے پس ہم نے انہیں زندگی دی اور اس کے لئے نور پیدا کیا جس کی مدد سے وہ لوگوں کے درمیان چلتے پھرتے ہیں

اے اللہ ! ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جنہیں تو نے تیری طاعت کی جانب ہدایت دینے والے عقل منور سے خاص ومشرف فرمایا (آمین)

باب دوم

عقل کے اسماء وصفات ، عقل سے متعلق حکماء عرفاء، مشائخ کشف وشہود کے اقوال اوران میں اختلاف

اللہ تعالی کا ارشاد ہے

و من ایاته یریکم البرق خوفا و طمعا و ینزل من السماء ماء فیحی به الارض بعد موتها ان فی ذالک لایات لقوم یعقلون (الروم ۲۴)

اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم بجلی کو خوف اور امید کی نظر سے دیکھتے ہو آسمان سے بارش برستی ہے پس اس سے بنجر زمین زندہ و شاداب ہوجاتی ہے اس میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

حضرت براء بن عازب راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

ان لکل شیء مطیة و مطیة دین المرء العقل و احسنهم دلالة و معرفة بالمحجة افضلهم عقلا

ہرایک کی سواری ہوتی ہے اورآدمی کے دین کی سواری عقل ہے عقل بہترین دلالت اور معرفت حجت ہے افضل ترین عقل ہے

ای عزیز جان لو کہ مخلوقات میں سے حکماء، وفلاسفہ اور اہل کشف وتحقیق کے مختلف گروہ اور طبقات عقل کی ماہیت ، اسماء اور صفات کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں اس کے لئے بہت سے ناموں کا اطلاق کرتے ہیں ان اطلاقات اور اعتبارات سے متعلق کچھ انکاری ہیں اور کچھ حامی ۔بعض بعض کے قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

جولوگ الفاظ کے پردوں سے نئی نویلی دلہن جیسے معانی اخذ کرتے ہیں وہ ہمیشہ شکوک کی گھاٹیوں میں بھٹکتے اور گمراہی کے بیابانوں میں سرگرداں رہتے ہیں اور وہ حجاب کی بھول بھلیوں میں پھنس کر حیران رہ جاتے ہیں ایسا شخص کامیابی وفلاح اور نجات وصلاح تک بہت کم پہنچتا ہے جس شخص نے تزکیہ نفس، تصفیۂ قلب کے ذریعے نفسانی صفات اور قلبی آئینے کو فضائے صدر میں جو چشم بصیرت کی نظارہ گاہ ہے، روحانی انوار حقائق سے منور کردیا ہو حالت ضبط اور ادراک معانی میں لفظی اختلاف اس کے کاسۂ فہم کا کبھی مزاحم نہیں ہوتا کیونکہ علمائے رسوم کی اصطلاحیں عامۂ خلق میں متعارف ہیں اور علوم نظری کے مخصوص کردہ نام طالبین کے افہام پر حاوی ہو چکے ہیں اس لئے سب سے پہلے اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے جو علمائے ہیئت کے ہاں متداول ہیں پھر تبرک کے طور پر محققین میں سے ارباب طریقت کے اقوال درج کئے جائیں گے پھر ان ناموں کی وجہ تسمیہ بننے والے وجوہات کی مختصر تشریح کی جائیگی انشاءاللہ تعالی۔

اسماء کی اقسام

اے عزیز جان لو کہ اسماء کی پانچ قسمیں ہیں۔

اول اسمائے مشترکہ

اسمائے مشترکہ وہ (ایک لفظ پر مشتمل) نام ہیں جو مختلف

معانی پر دلالت کرتے ہیں جیسے اسم عین اس اسم کا اطلاق انسان کی آنکھ، جرم آفتاب، سونے کی کان اور پانی کا چشمہ وغیرہ پر ہوتا ہے۔

دوم اسمائے مترادفہ

اسمائے مترادفہ وہ (کئی) نام ہیں جو لفظی لحاظ سے مختلف ہیں مگر ان کا معنی ایک ہوتا ہے جیسے حِنْطَةٌ، بُرٌّ، قُمْحٌ یہ سب گندم کو کہتے ہیں۔

سوم اسمائے متباینہ

اسمائے متباینہ ایسے نام ہیں جو لفظ اور معنی دونوں لحاظ سے مختلف (باہم کوئی تعلق نہیں) ہوتے ہیں جیسے اسم حجر (پتھر)، شجر (درخت) جبل (پہاڑ)۔

چہارم اسمائے متواطیہ

اسمائے متواطیہ ایسے اسماء ہیں جو لفظ اور معنی دونوں کے لحاظ سے ایک ہوتے ہیں هذا انسان و اسمه زید اور هذا انسان و اسمه عمرو یعنی یہ انسان ہے اس کا نام زید ہے اور یہ انسان ہے اس کا نام عمرو ہے۔

پنجم اسمائے مشتقہ

یہ ایسے نام ہیں (جو کسی ایک لفظ سے بنے ہیں) جیسا کہ کہتے ہیں کہ هذا ضارب یہ مارنے والا ہے اور هذا مضروب یہ مار کھانے والا مضروب ہے

اسم عقل (کا تعلق) پہلی یعنی اسمائے مشترکہ سے ہے اس اسم کی کثیر اضافات اسی لئے ہیں۔

بکثرت اسم عقل کی وجہ

جب یہ مقدمہ تم نے جان لیا اب مزید جان لو کہ اہل رسوم اس کو عقل نظری، عقل عملی، عقل مکتسب، عقل ہیولائی، عقل مستفاد، عقل منفعل، عقل فعال، عقل کل سے موسوم کرتے ہیں حکمائے یونان اسے جوہر مفارق کہتے ہیں بعض صوفیاء اسے قلب کہتے ہیں بعض قلب کی قابل تعقیل جگہ کہتے ہیں بعض حکماء قلب کو نفس ناطقہ کا نام دیتے ہیں بعض اسے نفس، روح، نور اور قلب کہتے ہیں یہ حجت الاسلام ابو حامد (محمد بن محمد) غزالی کا اختیار کردہ نام ہیں بعض مشائخ طریقت اسے قلم، لوح، اروح نبوی، روح ملکی اور روح قدسی کہتے ہیں یہ مشائخ متقدمین کے اختیار کردہ نام ہیں جیسے سہل بن عبداللہ تستری، ابن سالم، ابو القاسم قشیری وغیرہ اور متاخرین میں سے جیسے شیخ نجم الدین کبری، شیخ مجد الدین بغدادی شیخ الاسلام رکن الدین علاؤالدولہ سمنانی انار اللہ براهینهم وغیرہ (کا اختیار کردہ ہیں)۔

اسمائے عقل حکماء کے نزدیک

اے عزیز جان لو کہ عقل کے لئے بکثرت نام اس کے بکثرت آثار و نتائج کے ظہور کی وجہ سے رکھے گئے ہیں اور اس کے گوناگون اعتبارات کی وجہ اس کی خصوصیات اور قابلیات و استعداد میں اختلاف ہیں۔

1۔ عقل نظری کیونکہ یہ ایک جوہری قوت ہے اور کلیات کی کیفیتوں کا ادراک کرنے والا ہے اس لئے اسے عقل نظری کہتے ہیں۔

2۔ عقل مکتسب کیونکہ یہ اغراض و مقاصد کی حصول کے لئے مقدمات کا استنباط کرنے والا ہے اس لئے اسے عقل مکتسب کہتے ہیں۔

3۔ عقل هیولائی کیونکہ یہ مادۂ مجردہ کی ایک قوت ہے اس لئے اسے عقل ہیولائی کہتے ہیں نیز یہ اس شخص کی قول کے مطابق ہے جو اسے لوح کہتا ہے۔

4۔ عقل عملی کیونکہ یہ ایسی قوت ہے جو کچھ دل میں تصور کرتی ہے اسے عمل میں لے آتی ہے اس لئے اسے عقل عملی کہتے ہیں۔

5۔ عقل مستفاد حواس خمسہ کے ذریعے علوم شہادات حاصل کرتا اور معانی محسوسات کا ادراک کرتا ہے اس لئے اسے عقل مستفاد کہتے ہیں۔

باقی صفحہ 24 پر

افکار نو کے پرچم

والدین اور اولاد

نثار حسین کاشف براہوی

خداوند عالم نے جو ساری کائنات کا خالق، مالک اور فرمانروا ہے۔ اپنی بے پایاں مملکت کے اس حصے میں جسے زمین کہتے ہیں، انسان کو پیدا کیا۔ اسے جاننے اور سوچنے اور سمجھنے کی قوتیں دیں، بھلائی اور برائی کی تمیز بخشی، انتخاب اور ارادے کی آزادی عطا کی۔ تصرف کا اختیار بخشا اور فی الجملہ ایک طرح کی خود اختیاری دے کر اسے زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔

اس لیے انسان کا فرض یہ قرار پایا کہ قادر مطلق کی پیدا کی ہوئی ہر نعمت سے فائدہ اُٹھائے لیکن جن چیزوں کے استعمال سے اللہ نے منع کیا ہے۔ ان سے باز رہے یہ بھی اسی کی عنایت ہے کہ اس نے اپنے برگزیدہ بندوں یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہر نقصان دہ اور ضرر رساں چیز کے استعمال سے ہمیں دور رہنے کی ہدایت فرمائی اور ہمیں اپنے بلند منصب اور شرف انسانیت کے ساتھ دنیا میں با عزت زندگی کے طریقے بتائے۔

اس کے اس کرم کا تقاضا ہے کہ ہم ان احسانات کو یاد کریں۔ اس سے محبت کریں۔ اور اپنی بساط کے مطابق اس کی ہدایات پر خوش دلی اور احسان مندی سے عمل کر کے اپنی زندگی کو کامیاب اور خوش گوار و مطمئن بنائیں۔ یہ جان کر بھی کہ وہ قادر مطلق جس نے اپنے اختیار و قدرت سے ہمیں پیدا کیا اور زمین سے آسمان تک تمام مخلوقات کو صرف اس لیے بنایا کہ انسان ان سے فائدہ حاصل کرے۔

دنیوی تعلقات میں والدین اور اولاد کا تعلق سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ تمام رشتہ داریاں یا تو باپ کے تعلق سے ہوتی ہیں یا ماں کی جانب سے اسی مناسبت سے ہر رشتہ دار سے سلوک بھی والدین کی نسبت اور قربت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسلام نے اسی لئے اس کو اتنی اہمیت دی ہے کہ عقیدہ توحید کے بعد والدین کے احترام کا حکم دیا ہے کیونکہ دنیوی طور پر والدین ہی اس کی پیدائش، پرورش اور تعلیم و تربیت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم نے والدین کی اہمیت اس قدر بڑھا دی ہے کہ ان کی نافرمانی اور ان سے سخت کلام دور کی بات ہے بلند آواز سے ان کا جواب دینا بھی حرام قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے۔ فَلَا تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ (بنی اسرائیل ۲۳) ترجمہ: کہ اُن کو اُف تک نہ کہو۔ اسی لئے والدین سے بلند آواز میں خطاب بھی علماء کے نزدیک کفر کے قریب قبیح فعل قرار دیا گیا ہے۔ مفسرین نے اس آیت کے حکم کو سامنے رکھ کر فرمایا کہ جب والدین سے ہوں کرنا بھی ناجائز ہے تو پھر ان کو ایذا دینا بدرجہ اتم حرام اور کفر کے قریب جرم ہے۔

ظاہر ہے کہ دنیا میں جو شخص اپنی پرورش کرنے والے کا احسان نہ مانے گا تو وہ کس طرح خالق حقیقی کا شکر گزار بن سکتا ہے۔
اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ قرآن حکیم نے ان کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ''وہ نو مہینے تک اس کا بوجھ اُٹھائے پھرتی ہے اور اس کی پیدائش کی صعوبت برداشت کرتی ہے''۔ پھر اسے اپنا خون جگر پلا کر زندہ رکھتی ہے اور ہر رات اس کی پرورش اور نگہداشت کے لئے اپنا آرام و آسائش بھول جاتی ہے۔ اس لئے ان تمام احسانات کا بدلہ تو خیر ممکن نہیں مگر جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کا بوجھ اُٹھانا، ان کی خدمت کرنا، ان کے لئے تعظیم کے مراتب طے کرنا، ان کی رہائش خوراک اور ضروریات کا خاص خیال رکھنا اور اہتمام کرنا، ان پر کسی قسم کا

احسان نہیں بلکہ اولاد کے فرائض میں داخل ہے۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اگرچہ ماں کی شفقت کا اور پرورش کا بہت کم زمانہ ملا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بہت کم تھی جب والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا یوں ان کے سایہ عاطفت کا قلیل حصہ ملا مگر جب آپ اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر حاضر ہوتے تو ان کے احسان کو یاد کر کے زار و قطار رویا کرتے اور ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماتے۔

ان تمام باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ والدین کا احترام جزو ایمان ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل ۲۳) یعنی سوائے خدا کے کسی کی پرستش نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔

اس آیت مبارکہ میں توحید اور معبود حقیقی کی پرستش و عبادات کے بعد والدین کی فرمانبرداری اور حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح بعض دوسرے مقامات پر توحید کے بعد والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی ظاہری وجہ یہ ہے کہ سب سے زیادہ اچھے سلوک کے مستحق والدین ہیں کیونکہ والدین کا اپنے بچوں سے قریبی رشتہ ہے کہ جس سے زیادہ قریبی رشتہ بندوں میں ممکن نہیں اور جذبہ محبت والدین اپنے بچوں کے لئے رکھتے ہیں۔ ان کی برابری دنیا کا کوئی رشتہ نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے نزدیک بچوں کے لئے سب سے زیادہ قابل احترام والدین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ادائے شکر کے حکم میں والدین کو بھی شمار فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ان اشکر لی ولوالدیک۔ (سورہ لقمان ۱۴)۔ تو میرا اور والدین کا شکر ادا کرو۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں جہاد فی سبیل اللہ تمام عبادات میں افضل ہے۔ جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میدان جہاد میں شہادت تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے مگر والدین کی خدمت کو جہاد پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ترجیح دی۔

ان آیات واقوال سے واضح ہے کہ اللہ کے بعد انسانوں میں سب سے مقدم حق والدین کا ہے کہ جس طرح بچپن میں ماں باپ ان کی پرورش اور ناز برداری کر چکے ہیں بالکل اسی طرح اولاد بھی ان کے بڑھاپے میں ان کی خدمت کرے۔ اسی طرح والدین پر یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا خاص طور پر خیال رکھیں اور ساتھ ہی ان کی روحانی و اخلاقی تعلیم پر توجہ مبذول کرائیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے ذریعے والدین کو حکم دیا۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا ترجمہ: اے ایمان والو! تم خود کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے بچاؤ۔ اس سے واضح ہے کہ صرف اپنی اولاد کی پرورش ہی والدین کی ذمہ داری نہیں بلکہ ان کی تربیت اس انداز میں کریں کہ وہ اسلام کے احکام پر عمل کے عادی ہو جائیں۔

برادران کرام! مذکورہ آیات اور اقوال اور فرمان پر لبیک کہنا

> نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ قرآن حکیم نے ان کے حقوق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ”وہ نو مہینے تک اس کا بوجھ اٹھائے پھرتی ہے اور اس کی پیدائش کی صعوبت برداشت کرتی ہے“۔ پھر اسے اپنا خون جگر پلا کر زندہ رکھتی ہے اور ہر رات اس کی پرورش اور نگہداشت کے لئے اپنا آرام و آسائش بھول جاتی ہے۔ اس لئے ان تمام احسانات کا بدلہ تو خیر ممکن نہیں مگر جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کا بوجھ اٹھانا، ان کی خدمت کرنا، ان کے لئے تعظیم کے مراتب طے کرنا، ان کی رہائش، خوراک اور ضروریات کا خاص خیال رکھنا اور اہتمام کرنا، ان پر کسی قسم کا احسان نہیں بلکہ اولاد کے فرائض میں داخل ہے۔

ہم سب کا اخلاقی فریضہ ہے۔ خصوصاً اس مادہ پرست دور میں ان پر عمل پیرا ہونا ہمارے لئے ضروری ہے لیکن درحقیقت دور میں ہم ان ارشادات پر صحیح معنوں میں عمل پیرا نہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ ان کی تعلیم و تربیت میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑیں۔ آج کل ہم اپنے معاشرے میں دیکھتے ہیں کہ اکثر والدین اپنے بچوں کو آوارہ گردی کرنے سے نہیں روکتے، وہ اس لئے صبح گھر سے ناشتہ کرنے کے بعد بیٹا غائب اور دوپہر کو کھانے کو وقت حاضر۔ بعدازاں پھر غائب اور رات میں بیٹا دیر سے آتا ہے لیکن والدین یہ پوچھنے کی جسارت نہیں کرتے کہ بیٹا تم صبح ناشتہ کرنے کے بعد کہاں گئے؟ کیوں گئے؟ اور کس سے پوچھ کے گئے؟ باپ کو خبر نہیں کہ اس کا بیٹا کیا کر رہا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کا بندوبست کریں۔ ایسے والدین کے بیٹوں کو نہ دین کی خبر ہے اور نہ دنیا کی نہ ان کو قرآن کا کچھ پتہ ہے اور نہ مذہب و مسلک کا۔ بس وہ اپنے ہی نشے میں مست ہوتے ہیں۔ گھر سے ٹائم پر روٹی ملتی ہے انہیں کیا پرواہ، باہر جا کر جو من میں آئے کرتے ہیں۔ رات گئے تک ہوٹلوں میں فلمیں دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن باپ کو اس کی خبر نہیں کہ میرا بیٹا رات کے اس ٹائم پر گھر میں کیوں نہیں ہے۔

ایک تو بچپن میں ہم اپنی اولاد کو صحیح تربیت نہیں دیتے دوسرا یہ کہ جب وہ جوان ہوتی ہے اپنی مرضی کے کام کرنے لگتی ہے۔ تو باپ بیٹے سے کہتا ہے کہ اے بیٹے یہ کام غلط ہے، یہ کرو۔ تو بیٹا باپ کا گریبان پکڑ کر کہتا ہے۔ اے محترم! اگر آپ مجھے بچپن میں صحیح تربیت دیتے تو میں آج اس اسٹیج پر نہ ہوتا، آپ نے میری صحیح تربیت نہ کی؟ مجھے قرآن کی تعلیم کیوں نہیں دی؟ مجھے مدرسے میں کیوں نہیں بھیجا؟ مجھے نماز کے آداب کیوں نہیں سکھائے؟ مجھے مذہب و مسلک کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟ اس لئے اگر میں آپ کا گریبان نہ پکڑوں یا میں آپ سے کچھ نہ کہوں تو پھر کس سے کہوں۔ میرا مستقبل خراب کرنے والے آپ ہیں۔ تعلیم جیسے زیور سے مجھے آراستہ کرنے کی ذمہ داری آپ کی تھی، مجھے کتاب وسنت کی تعلیم دینے کی ذمہ داری آپ کی تھی، حق وحلال جائز وناجائز کی تمیز اور صحبت، نیک وبد کے بارے میں آگاہ ومتنبہ نہ کرنے والے آپ ہیں۔ اب میں آپ کی بات نہیں سنوں گا۔ اب میں آپ کی عزت کا خیال نہیں رکھوں گا کیونکہ میں جوان ہوں۔ اب میں وہ کام کروں گا جو میرے من میں آئے گا۔ اب میں وہ کام کروں گا جو میری خواہش کے مطابق ہو۔ اب میں چوری کروں گا، جھوٹ بولوں گا، حرام کھاؤں گا، حق وحرام کی تمیز نہیں کروں گا کیونکہ مجھے ان چیزوں کا پتہ نہیں۔

برادران عظام! ہمارے لیے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کے مطابق زندگی گزارنا انتہائی ضروری ہے۔ ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی تربیت اور دین و دنیا کی باتوں سے آگاہی کرانی چاہیے کیونکہ وہ والدین جو اپنی اولاد کو صحیح تعلیم وتربیت دیتے ہیں دنیا میں بھی کامیاب اور آخرت میں بھی کامیاب ہوتے ہیں اور ایسی والدین کے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔

بقیہ: قرآن مجید

یہ واپسی بالکل انہونی بات ہے کیونکہ قبر کی مٹی میں صدیاں گزرنے کے بعد ہماری ہڈیاں بوسیدہ اور کھوکھلی ہو چکی ہوں گی۔ لہٰذا دوبارہ زندہ کیسے ہو سکتا ہے؟ (آیت ۱۰)

اگر ہمیں دوبارہ زندہ کیا گیا تو پھر ہمیں خسارہ ہو گا کیونکہ پوری زندگی ہم اس قیامت کی آمد کو جھٹلاتے رہے۔ اس کے لئے ہم نے کوئی عمل خیر نہیں کیا اور نہ کوئی تیاری کی۔ (آیت ۱۱)

آیت ۱۳۔ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ۝ (پس اس واپسی کیلئے) تو ایک جھڑک کافی ہے۔

آیت ۱۴۔ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پھر وہ فوراً کھلے میدان میں جمع ہو جائیں گے۔

اے کفار اتم وقوع قیامت کو محال سمجھ رہے ہو۔ بوسیدہ ہڈیوں اور بکھرے ذروں کو اکٹھا کرنا اور زندہ کرنا تمہیں مشکل نظر آرہا ہے۔ ایسا کرنا بے شک تمہاری دسترس سے باہر ہے۔ لیکن اللہ کے لئے

قطعاً مشکل نہیں ہے۔ صرف ایک جھڑک اور ڈانٹ کی دیر ہے۔ بحر و بر، شمس و قمر، شجر و حجر ہر چیز مشرق و مغرب میں منتشر ذرے جمع ہو جائیں گے اور تم زندہ ہو کر حشر کے میدان میں جواب دہی کے لئے ہمارے سامنے اور روبرو ایک صاف چٹیل کھلے میدان میں کھڑے کر دیے جاؤ گے۔

ان تمام مذکورہ آیات میں قیامت کا منظر اور ہولناک کی بیان ہونے کے بعد بھی انسان کس قدر سخت دل ہے کہ وہ اپنے مرنے اور انجام کی فکر کئے بغیر اس فانی دنیا کے چند دنوں کی رونق اور آسائش کے لئے کس قدر سرگرداں ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب سید المرسلین کے صدقے تمام انسانوں کی فکر آخرت کی توفیق عطا فرمائیں تا کہ روز قیامت کف افسوس ملتے رہنا نہ پڑے۔

❀ ☆ ❀ ☆ ❀

بقیہ: السلام علیک یا رحمت العالمین

برائے حاجات درود شریف

جو کوئی چاہے کہ اس کی حاجتیں پوری ہوں تو دعا میں زیادہ سے زیادہ درود حضور ﷺ پر پڑھے۔ دعا یا کوئی حاجت مانگنے سے پہلے درود شریف پڑھے اور آخر میں بھی درود پڑھے تو اللہ درود شریف کو فوراً قبول فرمائے گا اور جب اول و آخر درود شریف قبول ہو گا تو درمیان کا وہ حصہ یعنی حاجت اور دعا بھی ضرور قبول ہو گی۔ اس کی مثال یہ ہے جب ہاتھ پاؤں ایک کر کے باندھے گا تو درمیانی حصہ (پیٹ) کس طرح چھوٹے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص پر کوئی مشکل آجائے یا کوئی حاجت ہو اس کو چاہیے کہ کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھے کیونکہ بکثرت درود شریف پڑھنا رنج و غم کو دور کرتا ہے اور رزق میں اضافہ کرتا ہے"۔

بروز جمعہ درود شریف کی فضیلت:

بادشاہ دو جہاں خود ارشاد فرماتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود بھیجا تو سو سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے ایک دن کی گناہ معاف کر دینے کا سبب بنتا ہے۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمان سے فرشتے روانہ کرتا ہے۔ ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں اور وہ جمعرات کے دن اور رات میں جو حضورؐ پر درود پڑھتا ہے اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود شریف بھیجو اس لیے کہ میری امت کا درود جمعہ کے دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے لہٰذا جو مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہو گا وہ مجھ سے زیادہ قریب ہو گا۔

بزرگان دین تاکید کرتے ہیں کہ کم از کم یومیہ ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیے اس سے قلب منور ہوتا ہے بہتر یہ ہے یہ اُحد میں مجاہدوں کی تعداد کے برابر یعنی تین سو تیرہ مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھا جائے کہ یہ دین و دنیا کا خزانہ ہے انہی فضیلتوں کے پیش نظر امیر کبیر سید علی ہمدانی" نے دعوات صوفیہ میں یہ وظیفہ جمعہ کے دن رکھا ہے۔

❀ ☆ ❀ ☆ ❀

بقیہ: رسالہ تذکرۃ المشائخ

شیخ معروف کرخیؒ:

حضرت شیخ معروف کرخیؒ نے ۲۰۰ ہجری میں (بعض کہتے ہیں ۲۰۱ ہجری) وفات پائی اور بغداد میں ہی دفن کئے گئے۔

شیخ ابو عبداللہ الخفیفؒ:

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد بن خفیف الشیرازی سنہ ۳۳۱ ہجری میں فات پائی۔

شیخ ابو تراب نخشبیؒ:

حضرت شیخ ابو تراب عسکر بن حصین النخشی نے ۲۴۵ ہجری میں وفات پائی۔

شیخ ابو یعقوب نہر جوریؒ:

حضرت شیخ ابو یعقوب اسحاق بن محمد النہر جوری حرم کے مجاور رہے اور وہیں سنہ ۳۰۳ ہجری میں انتقال فرما گئے۔

(جاری ہے۔۔۔)

بقیہ: رسالہ عقلیہ امیریہ

6۔ عقل منفعل کیونکہ فضائل علمی کے آثار اور دلائل قطعی کے قابل نقوش کی حقیقت یہی ہے اس لئے اسے عقل منفعل کہتے ہیں۔

7۔ عقل فعال مطالب کمال معنوی کے حقائق کو استعداد نظری کی قوت کے ذریعے مخزن علم سے صحرائے شہادت میں لے آتا ہے اور مقررہ مواقع میں کما حقہ استعمال کرتا ہے اس لئے اسے عقل فعال کہتے ہیں۔

8۔ عقل کل کیونکہ اس کی حقیقت کائنات کے صورتوں کا آئینہ ہے اس لئے اسے عقل کل کہتے ہیں۔

9۔ جوہر مفارق کیونکہ یہ موجود کے اجسام اور مخلوق کے بدنوں کے اتصال و انفعال سے پاک و منزہ اور اجسام فانی کے تعلقات سے مجرد ہے اس لئے اسے جوہر مفارق کہتے ہیں۔

یہ سب حکماء، فلاسفہ اور اہل کلام کی اصطلاحات ہیں اگرچہ وہ اس قسم کے عجیب و غریب اور بھی نام، اصطلاحات اور محاورات استعمال کرتے ہیں مگر ان میں سے یہی زیادہ مشہور ہیں لیکن عقل کے لئے روح، نفس، قلب اور نور کا نام ابو حامد محمد غزالی کا دیا ہوا ہے انہوں نے اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' کے ''کتاب عجائب القلب'' میں ان کی تشریح کی ہے ان سب کا ذکر اس مختصر رسالے میں نہیں ہو سکتا۔

ان اسماء کے اطلاق کی مختصر وجہ یہ ہے کہ نص حدیث میں ان چار چیزوں کا مخلوق اول ہونا ثابت ہے

اول ما خلق اللہ العقل

اللہ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا

اول ما خلق اللہ القلم

اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا

اول ما خلق اللہ روحی

اللہ نے سب سے پہلے میری روح کو پیدا کیا

اول ما خلق اللہ نوری

اللہ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا

کشفی، شرعی اور عقلی علوم کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق اول صرف ایک جوہر ہے کیونکہ

لایصدر من الواحد الا الواحد

ایک سے ایک چیز ہی صادر/پیدا ہو سکتی ہے

مگر کیونکہ حدیث نبوی سے ایک سے زاید تعداد ثابت ہوتی ہے جبکہ جوہر کی ذات میں تعدد کا اثبات ممکن نہیں ہے پس اس لئے صفات میں تعدد کی ضرورت ہوئی نسبت و اضافات میں تعدد سے ذات میں تعدد لازم نہیں آتا۔

(جاری ہے.....)

بقیہ: آپ کے مسائل اور ان کا حل

تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ دعوات صوفیہ کے بعض قدیم غیر مطبوعہ نسخوں میں یوں موجود ہے۔

افتادگان وادی غم را بگیر دست
یا مصطفیٰ محمدؐ و یا مرتضیٰ علیؑ

اُمید ہے کہ محترم حوالدار سجاد حسین اینڈ عنایت، بشیر نوازی اور عمران علی صاحبان اپنے اپنے سوالات کے جوابات سے مطمئن ہوں گے۔

افکار نو کے پرچم

طہارت و پاکیزگی

غلام نبی سرموئی کھر

طہارت انسان کے فطرت میں داخل ہے کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا جو طہارت اور پاکیزگی کو پسند نہ کرتا ہو۔ یہ اور بات کہ غلط ماحول کی وجہ سے بعض افراد میں یہ فطری جذبہ مدھم پڑ جاتا ہے اور وہ روحانی پاکیزگی یا جسمانی صفائی وغیرہ کا خیال نہیں رکھتے۔

طہارت پر جس قدر اسلام نے زور دیا ہے کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے۔ **الطھور شطر الایمان۔** پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

اسلام صرف اللہ کی عبادت کے وقت جسم، جگہ اور لباس کے پاک رکھنے پر زور نہیں دیتا بلکہ ہمہ گیر طہارت اسلام کا امتیازی نشان ہے۔ طہارت کی درج ذیل چند اہم اقسام اسلام میں نظر آتی ہیں۔

۱) طہارتِ فکر ۲) طہارتِ اخلاق

۳) طہارتِ جسم ۴) طہارتِ لباس

۵) طہارتِ مکان

۱) طہارتِ فکر

طہارت فکر سے مراد ہے گندے افکار سے پاک ہونا یعنی شرک، کفر، الحاد اور دہریت جیسے افکار سے پاک ہونا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی فکری نجاست کی وجہ سے مشرکوں کو قرآن پاک میں نجس فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ (التوبۃ ۹:۲۸)

ترجمہ: بے شک مشرکین ناپاک ہیں۔

اسلام غلط خیالات، برے افکار اور فاسد تخیلات سے بچنے کی تلقین کرتا ہے تاکہ طہارت فکر حاصل ہو جائے۔

۲) طہارتِ اخلاق

اس سے مراد اخلاق سیئہ سے اجتناب ہے یعنی ہر اس بری عادت کو چھوڑ دینا جس سے لوگ نفرت کرتے ہیں طہارت اخلاق کہلاتا ہے۔ جھوٹ، غیبت، حسد، بہتان، چغل خوری، ریاکاری، خودغرضی اور ظلم جیسی غلاظتوں سے پاک ہونا طہارت اخلاق ہے۔ اسلام نے ان تمام اخلاقی برائیوں اور گندگیوں کو ایک ایک کر کے بیان کیا ہے اور ان سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

۳) طہارتِ جسم

اسلام نے جسم کی پاکیزگی کو خاص اہمیت دی ہے کیونکہ جسم کی صفائی سے روح کو مسرت حاصل ہوتی ہے اور انسان اور حیوان میں فرق قائم ہوتا ہے۔ دوسرے اسلام میں اللہ کی عبادت ہر عاقل بالغ انسان پر فرض ہے۔ چونکہ اللہ کی ذات سب سے پاک ہے۔ اس لئے اس کی عبادت کے وقت ہر قسم کی نجاست سے جسم کا پاک ہونا اشد ضروری قرار دیا گیا ہے اور وضو کو نماز کی شرط بنا دیا گیا ہے۔

وضو کے ارکان سُنن پر اگر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ طہارت کا کس قدر بہترین طریقہ اسلام نے رائج کیا ہے۔ وضو سے جہاں جسم کی ظاہری غلاظت دُور ہوتی ہے وہاں روحانی طور پر مسرت حاصل ہوتی ہے۔

اسلام میں جن جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ان پر غور کیا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ کس قدر چھوٹی چھوٹی نجاست جس کا ظاہری اثر بھی جسم پر نہ ہو۔ اسلام میں وضو کو توڑ دیتی ہے اور ایک مسلمان ہونے کے ناطے از سر نو نماز کی خاطر وضو کرنا واجب ہوتا ہے۔

پھر جب غسل کے مسائل پر نظر ڈالیں تو اسلام کا فلسفہ طہارت کھل کر سامنے آتا ہے۔ ہر وہ صورت جس میں انسانی رُوح نفرت اور تنگی محسوس کرتی ہے، اسلام میں غسل کو واجب بنا دیتی ہے اور غسل کر کے انسان روحانی فرحت محسوس کرتا ہے اور اس کی ذہنی پریشانی اور تنگی ختم ہو جاتی ہے۔

پانی کی عدم موجودگی میں وضو اور غسل کی جگہ تیمم کو رکھا گیا ہے تاکہ پانی کی جگہ مٹی سے ایک گونہ طہارت حاصل کر کے اطمینان حاصل کیا جائے اور اپنے آپ کو اس قابل بنایا جائے کہ خدائے پاک کی عبادت کی جا سکے یا اور کاموں میں پاک ہو کر حصہ لیا جا سکے معلوم ہوا کہ اسلام میں طہارت جسم کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

۴) طہارتِ لباس

اس کا مطلب ہے لباس کا ہر قسم کی غلاظت سے پاک ہونا۔ نماز کی صورت میں جس طہارت کو مدنظر رکھا جاتا ہے وہ صفائی سے بھی بلند پاکیزگی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (المدثر ۷۴: ۴) ترجمہ: اپنے کپڑے پاک رکھیں۔

اسلام میں نجاست کی مختلف اقسام بیان کر کے انسان کو ہر قسم کی نجاست کے متعلق احکام بتلا دیے گئے ہیں۔ جو فقہ کی کتابوں میں تفصیل سے بیان کئے ہوئے ہیں۔ نماز ادا کرتے وقت جہاں جسم کا پاک ہونا یعنی باوضو ہونا ضروری ہے وہاں لباس کا پاک ہونا بھی شرط ہے۔ نماز کے علاوہ بھی لباس کی صفائی اور پاکیزگی پر زور دیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ اس پر شاہد ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صفائی اور پاکیزگی انتہائی پسند تھی، مسواک کرنا اور خوشبو لگانا آپؐ کے مقدس معمولات میں سے تھے۔ لباس اگرچہ سادہ اور پیوند دار ہوتا تھا مگر صاف ستھرا اور پاک ضرور ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہؓ کو بھی پاک اور صاف لباس پہننے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

ایک دن ایک صحابیؓ خراب کپڑے پہنے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے اُن کا گندا لباس دیکھ کر اُن سے پوچھا۔ کیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے کچھ مال دیا ہے؟ صحابیؓ نے جواب دیا۔ ہاں۔ اللہ نے بہت کچھ عطا کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ خوش ہوتا ہے کہ اپنے بندے پر اپنی دی ہوئی نعمت کا اثر دیکھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تم پر فضل کیا ہے تو اچھے کپڑے پہن لیا کرو تاکہ اللہ کی دی ہوئی نعمت کا اظہار ہو جائے۔

۵) طہارتِ مکان

یہ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ اس سے اولاً یہ مراد ہے کہ جس جگہ ایک مسلمان نماز ادا کر رہا ہے وہ جگہ ہر قسم کی غلاظت سے پاک ہو۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد ہو۔ اگر مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ نماز پڑھ رہا ہو تو جگہ کے پاک ہونے کا یقین کر لے اور پھر اللہ کی نماز ادا کرے۔

دوسرے نمبر پر طہارت مکان سے مراد اس جگہ کا پاک ہونا جہاں انسان رہ رہا ہو یعنی گھر کی صفائی اور محلہ کی صفائی وغیرہ۔

تیسرے نمبر پر جس دفتر، کارخانہ، سکول یا کالج میں جہاں انسان کام کرتا یا پڑھتا ہو، اس کی صفائی کا خاص خیال رکھے۔

چوتھے نمبر پر جس گاؤں یا جس شہر جہاں انسان رہائش پذیر ہو اسے پاک صاف رکھنے کی کوشش کرے۔

پانچویں نمبر پر وہ انسان جس ملک کا باشندہ ہے اس کی صفائی میں ہر ممکن تعاون کرے۔

چھٹے نمبر پر پوری کائنات کو جو تمام انسانوں کے رہنے کا مکان ہے۔ اپنے کسی عمل سے غلیظ اور ناپاک نہ کرے اور ہر قسم کی طہارت جسم، طہارت لباس اور طہارت مکان کے تقاضوں کو پورا کرے۔ اللہ نے ایسے لوگوں کے لئے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (البقرہ ۲: ۲۲۲) ترجمہ: بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور ہر قسم کی طہارت کا اہتمام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

آخر میں میری دُعا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کے لئے طہارت اور پاکیزگی پر ہمیشہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور نوائے صوفیہ کے تمام اراکین کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

افکارِ نو کے پرچم

معرفت نفس

محمد اقبال وفا

انسان کے لیے اپنے نفس کی معرفت حاصل کرنا دونوں جہانوں کی سعادت کا باعث ہے کیونکہ وہ اپنے خالق کی پہچان کا ذریعہ بنتی ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے ''من عرف نفسہ فقد عرف ربہ''۔ ''جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا۔ اس نے تحقیق اپنے رب کو پہچان لیا''۔ ظاہر ہے جو کوئی اپنے قریب کو نہ پہچان سکے وہ بعید کو ہرگز نہیں پہچان سکتا اور سب سے زیادہ انسان کے قریب اس کا اپنا نفس ہے پس جو اپنے نفس کو پہچان نہ سکے وہ دوسروں کو کیوں کر پہچانے۔

معرفت نفس کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسان میں تحصیل کمالات، تہذیب، اخلاق اور برے کاموں سے بچنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ آدمی کا نفس اس عالم سفلی سے نہیں بلکہ وہ ایک ملکوتی شے ہے جس کو بطور آزمائش اس پیکر جسم میں رکھا گیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے جو حکیم مطلق ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا اس نفس کو بے فائدہ جسم انسانی میں نہیں رکھا ہوگا۔

معرفت پسند انسان فوائد نفس کے حصول میں سعی کرتا ہے اور کمالات نفسانی کو حاصل کر کے اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں خالق اسے دیکھنا چاہتا ہے اور اس مقصد کو حاصل کر لیتا ہے جس کے لیے خدا نے اسے خلق کیا ہے۔ لہذا لازم ہے کہ نفس کی معرفت حاصل کریں اور غور کریں کہ آپ کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ کہاں جائیں گے؟ آنے کا مقصد کیا ہے؟ اللہ نے اتنی نعمتوں سے کیوں نوازا؟ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے؟ وہ کونسی راہ ہے جس پر چل کر ہلاکت سے بچ سکیں؟

نفس کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ ایک جسم (بدن ظاہری) جو حواس خمسہ ظاہری سے محسوس ہوتا ہے اور دوسرا نفس جسے روح، جان اور عقل بھی کہتے ہیں جسم کا تعلق عالم مادہ سے ہے اور نفس کا تعلق عالم ملکوت سے ہے جسے چند مصلحتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے جسم ظاہری میں رکھ دیا ہے۔

جسم ظاہری کا پہچاننا آسان ہے کیونکہ وہ جنس مادہ ہے بخلاف نفس کے کہ وہ عالم مادہ سے نہیں بلکہ عالم امر سے ہے جیسا کہ پیغمبر اسلامؐ سے خطاب ہوا۔ قل الروح من امر ربی ''کہہ دے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے''۔ پس اس کی معرفت حاصل کرنا دشوار اور مشکل ہے لیکن اگر بدن ظاہری سے قطع تعلق کر ڈالے اور اپنے نفس کو علائق دنیا سے دور رکھ کر اسے کمال کی منزل تک پہنچائے تو اس کی معرفت ہو سکتی ہے۔ اس منزل تک پہنچنے کے لیے مختلف طریقے ہیں۔

پہلا طریقہ یہ ہے کہ دل کو خباثت باطنیہ اور علائق دنیویہ سے پاک کر کے حضور قلب کے ساتھ خالق حقیقی کی طرف متوجہ ہو اور اس وسیع کائنات پر غور وفکر کرے جو صنائع پروردگار میں سے ہے اور اس میں آیات الٰہی ہیں۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آدمی کو علوم اور صنعتوں کے پہچاننے کے لیے ایک قوت حاصل ہے جس کے ذریعے وہ حقیقت اشیاء کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے ان اشیاء میں کچھ امور ایسے ہیں جو عالم مادہ سے تعلق نہیں رکھتے لیکن انسان کے دل میں آ جاتے ہیں جن کا ادراک اسی قوت باطنی کے ذریعے ہوتا ہے جسے نفس کہتے ہیں۔

انسان کی قوت فکر اس کو ایک آن میں مشرق سے مغرب اور زمین سے

آسمان تک پہنچاتی ہے حالانکہ اس کا جسم ظاہری اس عالم خاک میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ کوئی دوسری طاقت ہے جو اسے لحظہ بہ لحظہ کائنات کے مختلف حصوں تک پہنچاتی ہے اور اسی قوت کا نام نفس یا روح ہے۔ روح کی تعریف میں ہم نے کہا کہ وہ عالم امر سے ہے اور بدن عالم خلق سے۔ لہذا ان دونوں کی تعریف ضروری ہے۔

۱۔ جو کچھ پیمائش و مقدار میں آئے اسے عالم خلق کہتے ہیں۔

۲۔ اور جس کا تعلق پیمائش و مقدار سے نہ ہو اسے عالم امر کہتے ہیں۔

انسان کا اشرف المخلوقات کہلانا اس نفس ناطقہ کی وجہ سے ہے جس کا تعلق جنس ملائکہ سے ہے بدن نفس کے لیے ایک سوار ہے جس پر سوار ہو کر وہ اپنے وطن حقیقی سے اس دنیا میں کسی مقصد کے حصول کے لیے آیا ہے اور مدت معینہ کے بعد وطن اصلی (دار البقا) کی طرف اس کی بازگشت ہوگی۔ کامیاب ہے وہ شخص جس نے اس مقصد کو پہچان لیا اور اسے حاصل کر کے وطن اصلی کی طرف لوٹا اور ناکام و نامراد ہے وہ شخص جس نے اس مقصد کو نہیں پہچانا اور عالم مادہ سے وابستہ ہو کر اپنے وطن حقیقی کو بھلا دیا۔ آخر کار ناکام و نامراد واپس لوٹا۔ یہ شخص روز قیامت حسرت و ندامت کی سرد آہ بھرتے ہوئے تمنا کرے گا (یا لیتنی کنت ترابا) یعنی اے کاش میں مٹی ہوتا! لیکن اس وقت نہ تمنائیں پوری ہوں گی اور نہ دنیا میں واپس لوٹایا جائے گا۔

واضح ہو کہ مرنے کے بعد بدن انسانی فانی ہے اس کے اجزا ایک دوسرے سے متفرق ہوں گے اور اس کا بدن ریزہ ریزہ ہو کر نیست و نابود ہوگا۔ لیکن جب خداوند تعالیٰ کے حساب و کتاب کا وقت آئے گا تو ان منتشر اجزاء کو جمع کیا جائے گا اور وہ دوبارہ زندہ ہوگا لیکن نفس کو بقا حاصل ہے۔ انسان کے مرنے کے بعد بھی نفس زندہ رہتا ہے یہ وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ترجمہ: ''جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور وہ اپنے رب کے پاس سے رزق پاتے ہیں''۔

دوسری جگہ فرمایا ''ارجعی الی ربک (اے نفس رجوع کر اپنے رب کی طرف) مروی ہے کہ حضور اکرمؐ جنگ بدر میں شہداء سے مخاطب ہو کر فرماتے تھے! ''اے شہداء بدر جو کچھ پروردگار نے فرمایا ہے تم نے حق پایا''۔ صحابہ نے تعجب سے سوال کیا کہ حضور یہ لوگ تو مر گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ لوگ تم سے زیادہ سننے والے ہیں ظاہر ہے کہ اس وقت ان کا سننا نفس کے باقی رہنے کی وجہ سے تھا۔

انسان کو ایک لحاظ سے عالم ارواح و ملائکہ مقدسہ سے مناسبت ہے اور ایک لحاظ سے حیوانات و بہائم درندہ سے مشابہت رکھتا ہے اور علائق دنیویہ و پیروی شہوات نفسانیہ سے حیوانات و بہائم سے مشابہ ہو جاتا ہے عقل مند انسان عقل کی پیروی کرتے ہوئے فرشتوں سے بھی اعلیٰ مرتبہ حاصل کر لیتا ہے اور جاہل انسان نفس کی حقیقت سے غافل ہو کر عالم مادہ سے وابستہ ہو جاتا ہے اور اس حد تک زوال و پستی آجاتی ہے کہ حیوان کا مشابہ یا اس سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

جس طرح بدن کو لذت والم اور بیماری و صحت حاصل ہے اسی طرح نفس کو لذت والم اور بیماری و صحت حاصل ہے۔ اگر بدن بیمار ہو تو انسان کمزور ہو جاتا ہے اور جسمانی لذات کے حصول میں مانع ہوتا ہے اگر علاج میں سستی کی جائے تو بدن ہلاکت کی طرف رجوع کرتا ہے جس کا نتیجہ اس حیات دنیوی کا خاتمہ ہے۔ اس کے علاج کے طریقے جس علم میں بیان ہوئے ہیں اسے علم طب کہتے ہیں جس کی طرف اس مادی زندگی میں ہم بدن کی صحت اور بیماری سے بچاؤ کے لیے رجوع کرتے ہیں۔ اسی طرح نفس کی بھی لذت والم اور صحت و بیماریاں مقرر ہیں۔ روح یا نفس کی بیماریاں وہ اخلاق ذمیمہ اور اوصاف رذیلہ ہیں جن کی متابعت سے انسان کی روح ہلاک ہو جاتی ہے اور وہ لذت روحانیہ و سعادت ابدیہ سے محروم ہو جاتا ہے اور روح کی صحت و راحت سے مراد وہ عادات و اوصاف ہیں جو اخلاق حمیدہ یا صفات ملکیہ کہتے ہیں جن کے سبب سے قرب خداوندی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تزکیہ نفس کی توفیق دے اور ہمیں اپنے آپ کو پہچان کر ایک حقیقی مسلمان بن کر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Islam

Islam is the Religion of Peace

Abdur Rehman Sermiki

Islam has been exploited by its enemies. Non Muslims would not like to see Muslims' existence in this modern world. So they through their conspiracies entered in the society of Islam and misused the law of Islam. Meanwhile the Muslim became blind and also followed them and wear that only turban and beard are not the symbol of Islam. To be a real Muslim and Momin we need to be patient and avoid homicide. It is a very critical and hazardous moment for the Muslims. They must know about the wrong deeds that they have been doing for a long period. Killing and looting is not a part of Islamic culture and law. Now see the world it is not the Muslim who kills the innocent but it is the enemy of Muslim who disguises his face and sabotages our existence and peace. There is no religion except Islam which has justice, peace, equity and fraternity. It is the time to know those disguised people. Jihad does not mean of killing of innocent people it is the latest limit of Islamic rules. Jihad is fair in Islam but we must know about every aspect of jihad; otherwise, there are our enemies in this world who use Islam for their own interects. To do jihad one must be prepared. Now a days, Islam is facing a lot of difficulties due to the negligence of religious ulemas. The Muslims are not allowed to kill a non Muslim without any solid reason. It is fair to forgive his sins. It is possible that a Non-Muslim, who has been killed by so called jihadies would have embraced Islam at a future date. Therefore it is not lawful in Islam to kill a single person. The Holy Prophet (PBUH) who devoted his life for Islam has not killed a single person in his life time though he (PBUH) forgave his enemies. It is obvious that there is not killing in Islam. Islam gives peace to all humanity but unfortunately; Islam has been blamed due to its so called modern leaders. They are not sincere with Islam. The world must be aware of this slogan of Islam that Islam gives love and peace to the whole human race.

غنچہ ہائے نو شگفتہ

بچوں کا نوائے صوفیہ

ظفر علی آخوند

کیا آپ جانتے ہیں۔۔۔؟

☆ دنیا کا سب سے مالدار ملک سوئزر لینڈ کو کہا جاتا ہے۔

☆ کیلا دنیا بھر میں سب سے زیادہ کھایا جانے والا پھل ہے۔

☆ ٹوکیو واحد شہر ہے جہاں کوئی گداگر نہیں۔

☆ سکندر اعظم کے استاد کا نام ارسطو تھا۔

☆ جاپان کے بادشاہ شوگر یجی نے اپنے خون سے ایک کتاب لکھی تھی۔

☆ گھونگا تین سال تک مسلسل سو سکتا ہے۔

☆ دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹی جامعہ الازہر (قاہرہ) مصر میں ہے۔

☆ انسانی چھینک کی رفتار ایک سو میل فی گھنٹہ ہے۔

☆ بانس کا درخت وہ واحد درخت ہے جو ایک دن میں نو انچ بڑھتا ہے۔

(نادیہ آمین، طالبہ کلاس ہفتم،
اسلام آباد)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

لو آئی ہنسی۔۔۔!

☆ امی بچے سے: بیٹا دل لگا کر پڑھنا۔
بیٹا: لیکن امی دادا ابو تو عینک لگا کر پڑھتے ہیں۔

☆ ایک چور جیل سے رہا ہونے والا تھا اس کے ساتھی قیدی نے اس سے پوچھا "تم جیل سے رہا ہو کر پہلا کیا کام کرو گے" چور نے کہا "میں باہر نکل کر سب سے پہلے ایک ٹارچ خریدوں گا کیونکہ پچھلی بار میں نے اندھیرے میں بجلی کی بجائے ریڈیو کا سوئچ آن کر دیا تھا"۔

☆ ایک فقیر نے دروازے پر صدا لگائی "آٹا دے دو" اندر سے آواز آئی "نہیں ہے" اس نے پھر صدا لگائی "روٹی دے دو" اندر سے آواز آئی "نہیں ہے!" اس نے چینی مانگی جواب ملا "نہیں ہے۔" اس نے ایک روپیہ مانگا تو آواز آئی "وہ بھی نہیں ہے"۔ فقیر نے صدا لگائی "کچھ بھی نہیں تو پھر باہر آؤ اور میرے ساتھ مانگو اندر کیا کر رہے ہو؟"

☆ بھکاری شاعر سے: خدا کے نام ایک پیسہ دے دو۔
شاعر: نہ چھیڑو دردمندوں کو نہ جانے دل سے کیا نکلے!
بھکاری: شاید ایک پیسہ نکل آئے۔

(حمیدہ سجاد، کلاس ہشتم،
اسلام آباد)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

پہیلیاں

ا۔ رات کو آئے ہر سو گھومے — سونے والوں کے قدم چومے

۲۔ دو غاروں کے دور کھوالے — دونوں لمبے دونوں کالے

۳۔ جیسا تو ہے وہ بھی ویسی — لیکن ہے چپ چاپ وہ کیسی
تو بولے وہ کبھی نہ بولے — لاکھ جتن کر منہ نہ کھولے

جوابات:
ا۔ مچھر ۲۔ مونچھیں ۳۔ تالا

(شاہدہ ارمان کلاس ہفتم، اسلام آباد)

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

فقہی مسائل

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

(شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید ترین سوالات کے جوابات شائع کیے جاتے ہیں۔ بعض سالکین کے سوالات غیر مفید ہوتے ہیں۔ ایسے سوالات کے جوابات عموماً شائع نہیں کیے جاتے۔ اس طرح سے بعض کے سوالات غیر مفید ہونے کے ساتھ ساتھ غیر ضروری بھی ہوتے ہیں اور بعض سوالات میں فرقہ واریت کی بُو پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ایسے سوالات نظر انداز کیے جاتے ہیں یا ضروری ہوا تو سائل کے نام پر بذریعہ ڈاک جواب سوال ارسال کر دیا جاتا ہے۔

اس شمارے کے لیے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

(سائل سجاد حسین اور عنایت ٹھکس والے)

سوال نمبر 1:- خواجہ سراؤں کو وراثت میں مرد والا ارث ملے گا یا عورت والا؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ خواجہ سراؤں کے بارے میں ارث کے حوالے سے کوئی نص صریح نہیں ہے۔ لہذا اُن کی حیثیت کے مطابق شرعی حکم عائد ہوگا۔ اگر مرد کی علامت زیادہ قوی ہو اور عورت کی علامت صرف برائے نام ہو تو اُسے مرد کا ارث ملے گا اگر عورت کی علامت زیادہ قوی ہو اور مرد کی علامت برائے نام ہو تو اُسے عورت کا ارث ملے گا۔ اگر وہ دونوں علامتوں کے لحاظ سے مکمل مرد بھی ہو اور مکمل عورت بھی ہو یعنی دونوں علامتیں مکمل طور پر قوی اور یکساں ہوں اور ایک علامت کو دوسری علامت پر کسی طرح بھی فوقیت نہ ہو تو اس کی دو حیثیتیں ہوں گی وہ مکمل مرد بھی ہے لہذا مرد کے ارث کا حقدار ہوگا اور مکمل عورت بھی ہے لہذا وہ عورت کے ارث کا بھی حقدار ہوگا گویا اس کی پانچوں انگلیاں گھی میں ہوں گی۔ خواجہ سراؤں کا وجود بھی بہت ہی علاقوں میں ہے لہذا باب السحام کے مطابق شرعاً ان کے ارث کا فیصلہ ہوگا۔ یہ خالص اور آسان سا اجتہادی کا مسئلہ ہے۔

ایک ضروری بات یاد رکھنے کی ہے کہ خواجہ سراؤں میں سے جو قوت کے لحاظ سے دونوں علامتوں کا یکساں حامل ہو وہ خود شادی کی صورت میں کسی کی بیوی بن جانا درست عمل نہیں ہوگا یعنی شرعاً روا نہیں ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مکمل طور پر مرد بھی ہونے کی وجہ سے شوہر کے ساتھ ہم جنس پرستی کا مرتکب ہونا عین ممکن ہے جو حرام ہے۔

سوال نمبر 2:- بزرگانِ دین کی قبروں پر پھول چھڑانا اور چراغ جلانا کیسا عمل ہے؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ بزرگانِ دین کی قبروں پر پھول چھڑانا ایک خالص دنیوی امر ہے شرعاً اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کو احترام قبر کے زمرے میں شامل کرنا بعض حضرات کا ذاتی نظریہ ہے۔ بزرگانِ دین کی قبروں پہ چراغ روشن کرنا شرعاً درست قرار پا سکتا ہے تاہم احترام قبر کا یہ ایک کمزور شکل ہے۔

سوال نمبر 3:- گائے اور دیگر دودھ دینے والے جانوروں کی متعین مدت کے لیے مکھن کے عوض پر دے دینا کیسا ہے؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ یہ ایک قسم کا اجارہ والا

معاملہ ہے جو شرعاً درست ہے۔ ملتان میں یہ معاملہ زمانہ قدیم سے ہر علاقے میں رائج ہے۔ اس کے عدم جواز کا کوئی وجہ نہیں۔

سوال نمبر 4:- مدت دراز بیت جانے کے بعد قبر کو پختہ بنانا کیسا ہے؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo قبروں کا نشان باقی رہنے کی حد تک پختہ کرنا اور تحریر والا کتبہ لگانا وغیرہ میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بھی ایک قسم کے احترام قبر کی صورت ہے۔

سوال نمبر 5:- ناجائز جنسی رابطے کے نتیجے میں جنم والے بچے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo ناجائز جنسی رابطے کے نتیجے میں جنم لینے والے بچے کو شرعاً ولد الزنا کہا جاتا ہے۔ جس لڑکے کے نطفے سے ناجائز بچے نے جنم لیا ہے وہ اس کا ناجائز بچہ قرار پائے گا اور شرعاً نان ونفقہ وغیرہ کا وہ ذمہ دار ہوگا۔ تاہم شرعاً ناجائز بچہ جتنا بھی عالم فاضل بن جائے وہ محراب سنبھالنے کے لیے شرعاً سزاوار نہیں ہو گا۔ منبر پر وہ جلوہ افروز ہو سکے گا۔ شرعی عدالت کی طرف سے اُسے محصن ہونے کی صورت میں سنگسار اور غیر محصن ہونے کی صورت میں سو کوڑوں کی سزا دی جائے گی۔

سوال نمبر 6:- موبائلز میں قرآنی آیات کی تلاوت ہوتے ہی آیات کو کاٹ کر دیگر پروگرام وغیرہ سننا کیسا عمل ہے؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo موبائلز میں مختلف قسم کے پروگرام ہوتے ہیں۔ تاہم بیل بجتے ہی قرآنی تلاوت کو کاٹ کر دیگر پروگرام وغیرہ سننا درست نہیں ہے کیونکہ تلاوت کو خاموشی سے سنتے رہنا واجب ہے۔ مذکورہ صورت میں جان بوجھ کر تلاوت آیات سے روگردانی لازم آتی ہے۔ ایسا کرنا مومن کے لیے درست عمل نہیں ہے بلکہ شیطان کو خوش کرنا ہے۔

(سائل بشیر نوازی کراچی)

سوال نمبر 7:- دعوات صوفیہ کی رو سے عذر شرعی کے بغیر جماعت سے کنارہ کش رہنے کو بدبختی کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ بتائیے کہ عذر شرعی کیا ہے؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo عذر شرعی انسان کو درپیش جسمانی رکاوٹیں وغیرہ ہے مثلاً بیمار ہو جانا، بیمار شخص کی دیکھ بھال، راستے کا پرامن نہ ہونا، دشمن وغیرہ کا خوف، کسی سخت ڈیوٹی سے فراغت نہ پانا اور دیگر حسی رکاوٹیں۔ ان رکاوٹوں کی وجہ سے انسان کو مجبوراً نماز جماعت میں شرکت سے محروم رہنا پڑتا ہے۔ ان رکاوٹوں کے بغیر صرف سستی کی بنا پر جان بوجھ کر نماز جماعت سے کنارہ کش رہنا واقعی بدبختی کی علامت ہے۔

(سائل عمران علی سکساوی چھوربٹ)

سوال نمبر 8:- صحابی کی تعریف کیا ہے؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo صحابی وہ شخص ہے جس نے حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پایا۔ اُنؐ کے مقتدی ہونے کا شرف حاصل کیا اور مرتے دم تک حق سے منحرف نہیں ہوا۔

سوال نمبر 9:- کیا کسی صحابی سے غلطی سرزد ہو سکتی ہے؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo جی ہاں۔ کسی صحابی سے کسی غلطی کے سرزد ہونے کو خارج از امکان نہیں دیا جا سکتا ہے کیونکہ صحابۂ کرام عصمت ذاتی کے مصداق نہیں ہیں۔

سوال نمبر 10:- ''یا علیؑ مدد'' کن مواقع میں کہا جا سکتا ہے؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo ''یا علیؑ مدد'' کا نعرہ بلند کرنا مومن کے لیے باعثِ صد افتخار ہے۔ بڑی بڑی مہم جوئی کے مواقع میں یہ نعرہ باعثِ کامرانی ہوا کرتا ہے۔ ناجائز معاملات کی انجام دہی کے مواقع میں یہ نعرہ باعثِ پشیمانی ہے۔

سوال نمبر 11:- کیا ہم ''یا رسول اللہ مدد'' بھی کہہ سکتے ہیں؟

جواب:- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo جی ہاں۔ جس طرح سے ''یا علیؑ مدد'' والا نعرہ بلند کرنا مومن کے لیے باعثِ صد افتخار ہے۔ اسی طرح ''یا رسول اللہ مدد'' کہنا بھی مومن کے لیے باعثِ صد افتخار ہے۔ اس نعرے کا مقصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ اختیار کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے بزرگانِ دین ذکر کے دوران بھی اس قسم کے وسیلے کا

باقی صفحہ 24 پر

اخبار تصوف

دُنیائے تصوف کی خبریں

غلام محمد شاہینؔ سرموی

ایم اے اکنامکس ، ایم بی اے

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور کی طرف سے ٹی پارٹی کا اہتمام

انجمن فلاح و بہبود صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد کے زیر اہتمام ۲۲ جنوری ۲۰۱۰ء کو انجمن کے سابق صدر محمد موسیٰ او بلتستان سے علی پور تشریف لائے ہوئے معززین اور حاجیوں کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔اس موقع پر ایک تقریب کا بھی انتظام کیا۔مہمان خصوصی جناب محمد موسیٰ سابق صدر انجمن تھے اور صدر جلسہ آخوند محمد یوسف پیش امام مسجد صوفیہ نوربخشیہ ملدو مرخپلو تشریف فرما تھے۔اسٹیج سیکریٹری کے فرائض غلام محمد شاہین نے سرانجام دیے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ سعادت مدرسہ شاہ ہمدان علی پور کے طالب علم محمد افضل نے حاصل کی۔اس کے بعد مدرسے کے طالب علموں بابر علی اور ہموا نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔انجمن کے جوائنٹ سیکریٹری محمد یوسف نوری نے سپاس نامہ پیش کیا اور شروع سے اب تک کی انجمن کی کارکردگی پر تفصیلی روشنی ڈالی اور انجمن کے زیر نگرانی چلنے والے ادارے مدرسہ شاہ ہمدان علی پور، تصوف نیشنل لائبریری اینڈ ریڈنگ روم، نوائے صوفیہ آفس، کمیونٹی سینٹر اور مسجد کی تعمیر کے حوالے سے خصوصی بریفنگ دی ۔ غلام مہدی صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول سرموں نے اپنے خطاب میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیا اور مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور کی کارکردگی کو سراہا انہوں نے مدرسہ میں فقہ الاحوط کی تعلیم کے سلسلے میں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔جناب چیئرمین کریم بلغاری نے انجمن کی کارکردگی پر مسرت کا اظہار کیا اور انجمن کی طرف سے مدعو کرنے پر شکریہ ادا کیا۔مشاورتی کونسل کے رکن جناب سجاد حسین نے اپنے خطاب میں سابق صدر محمد موسیٰ کی خدمات کا پرجوش اعتراف کیا جنہوں نے کٹھن اور مشکل مرحلے میں انجمن کے کاموں کو بطریق احسن چلایا۔صدر جلسہ آخوند محمد یوسف نے اپنے خطاب میں انجمن اور مدرسے کی کارکردگی پر مسرت کا اظہار کیا اور عوام پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کو مدرسہ بھجوائیں تاکہ وہ علم حاصل کریں اور ملک و قوم کا سرمایہ بن جائیں۔انہوں نے خواتین کو بھی درس کے انتظام پر زور دیا۔اور انجمن کے لئے تعاون کا بھی اعلان کیا۔مہمان خصوصی نے اپنے اعزاز میں ٹی پارٹی کے اہتمام پر شکریہ ادا کیا اور آئندہ بھی انجمن کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔انجمن کے صدر آخوند غلام حسن سیفی نے معززین کی یہاں آمد پر شکریہ ادا کیا اور انجمن کا ساتھ دینے پر تمام لوگوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ آخر میں سید شہاب الدین پیش نے دعائیہ کلمات سے تقریب کا اختتام کیا۔

رپورٹر: غلام محمد شاہین، نمائندہ

انجمن صوفیہ نوربخشیہ گلگت کا اہم اجلاس

گزشتہ دنوں انجمن صوفیہ نوربخشیہ گلگت کا ایک اہم اجلاس مولانا عبدالرحمن کرمی کی زیر صدارت ہوا۔جس میں کابینہ اور مجلس شوریٰ کے اراکین نے شرکت کی۔اجلاس میں انجمن کی تعمیر و ترقی کے امور کے بارے میں تفصیلی غور و خوض ہوا۔اجلاس میں درج ذیل عوامی نوعیت کے اہم فیصلے کئے گئے۔مسجد سے متصل مکانات کی تعمیرات کو

جاری رکھنا، انجمن کے وسائل میں اضافہ کے لئے مکانوں کے کرایوں میں اضافہ کرنا اور سکیورٹی جمع کرنا، انجمن کے املاک کے تحفظ کے لئے سرکاری اور سیاسی نمائندوں سے ملاقات کے لئے وفود بھیجنا، جنرل سیکریٹری کے لئے جناب بابو الحاج موسیٰ علی حسرت کا متفقہ طور پر چناؤ، عیدگاہ پر آخوند موسیٰ علی سرموی کے زیر امامت باجماعت نمازوں کا قیام، اور حاجی ثناء اللہ اور مولانا شکور علی کو گلگت بلتستان سرکاری امن جرگہ کے لئے نامزد کرنا۔ آخر میں مولانا شکور علی انور نے اپنے خطاب میں اتحاد و اتفاق قائم رکھنے کی ضرورت پر زور دیا اور ملک و قوم کی سلامتی کے لئے دعا مانگی گئی۔

رپورٹر: اقبال حیدر تلسوی، نمائندہ خصوصی نوائے صوفیہ

خوشخبری

حافظہ کرن علی بنت نعمت علی معلمہ مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد جن کا تعلق گلاب پور شگر سے ہے نے حال ہی میں جامع صدیقہ البنات علی پور اسلام آباد سے قرآن حفظ کی ہے۔ انہوں نے اس کامیابی کو ٹیچروں کی محنت، والدین اور رشتہ داروں کی دعاؤں کا ثمر قرار دیا۔ واضح رہے انہوں نے جامع صدیقہ البنات سے قرآن حفظ ہوتے ہی مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور میں قرآن، قرأت اور تجوید پڑھانے کی ذمہ داری اٹھائی ہے اور احسن طریقے سے نبھا رہی ہے۔ حافظہ کرن علی مسلک حذا کی ریسرچ اور مطالعہ کی خواہش رکھتی ہے۔ انہوں نے اس کامیابی کے لیے پورے قوم سے دعا کی اپیل کی ہے۔

رپورٹر: ماریہ فضل شگری

کوالٹی ایجوکیشن میں ماڈل P/S سرموں کا کردار

۲۰۰۵ سے سرموں میں پہلی بار گورنمنٹ سطح پر ماڈل سکول سسٹم کو تعارف کرایا گیا ہے۔ سکول میں ۹۰ طلبہ و طالبات اور دو اساتذہ نے اپنی خدمات منفرد انداز میں شروع کیا۔ پرانی روایتی تعلیم سے ہٹ کر جدید طریقہ ہائے درس و تدریس کو اپنانا شروع کیں۔ تمام قومی دنوں میں سکول کے اندر تقریبات کا اہتمام کرنے، مطالعاتی ٹورز، کھیلوں کے مقابلے، تقریری و نعتیہ مقابلہ کے علاوہ لکھائی، پڑھائی، سننے، سمجھنے اور ماحولیاتی علم پر بھی خاص توجہ دیتے رہے۔ بچوں کو مفت تعلیم دینے کے علاوہ بچوں کو مفت کتابیں بھی تقسیم کی گئیں۔ ان تمام تر سرگرمیوں کے مرہون منت سکول ۲۰۰۵ تا ۲۰۰۹ تک مسلسل ڈسٹرکٹ ایلمنٹری بورڈ میں اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرتا رہا اور نتائج ہر سال 100% رہے۔ ۲۰۰۹ میں سکول کو سپیشل ایوارڈ سے نوازا گیا۔ مدرس غلام محمد اور مدرس ذاکر حسین کو بھی سپیشل اعزازات سے نوازا گیا۔

رپورٹر: غلام محمد پرنسپل سکول ہذا

تقریب ''رزلٹ و سالانہ پروگریس رپورٹ سال ۲۰۰۹ء''

گزشتہ دنوں مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد میں تقریب **''رزلٹ و سالانہ پروگریس رپورٹ سال ۲۰۰۹''** منعقد کی گئی۔ تقریب کی صدارت جناب حافظ ذاکر علی ثاقب صاحب کر رہے تھے۔ مہمان خصوصی کی نشست پر جناب عبدالرحمٰن سرمیکی جلوہ افروز تھے جبکہ سٹیج سیکریٹری کے فرائض مدرسہ ہذا کی طالبہ انجم بتول سر انجام دے رہی تھیں۔ تقریب میں والدین کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ تقریب میں حافظ ذاکر علی ثاقب، دولت علی مہتمم مدرسہ ہذا، عبدالرحمٰن، محمد یوسف نوری چیئرمین تعلیمی کمیٹی، سید شہاب الدین اور ظفر علی آخوند پرنسپل مدرسہ ہذا نے خطاب کیا۔ مدرسہ ہی کی طالبہ کوثر اسحاق نے اپنی تقریر میں مدرسے کی اب تک کی کارکردگی پیش کی۔ ظفر علی آخوند نے رزلٹ اور پروگریس رپورٹ سال ۲۰۰۹ سنائے، جو کچھ یوں ہے۔ سال میں بہترین کارکردگی اور سب سے زیادہ دعائیں، اوراد یں اور سورتیں حفظ کرنے پر کوثر اسحاق دختر محمد اسحاق کو "Best Student of the Year" کا ایوارڈ دیا گیا۔ ہفتہ وار ٹیسٹ میں حبیبہ آمین دختر محمد آمین (87%)، محمد احسان ولد محمد علی (85%)، ذوالفقار علی ولد شیر علی (85%) اور کوثر اسحاق دختر محمد

اسحاق (85%) فیصد نمبر لے کر بالترتیب پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ حاضری میں نازیہ یوسف دختر محمد یوسف (99.9%)، آمنہ بتول دختر یحیٰی نے (99.6%)، ذوالقرنین یوسف ولد محمد یوسف (99.3%) اور نورین فاطمہ دختر یحیٰی (99.3%) فیصد حاضری کے ساتھ بالترتیب پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی پوزیشن حاصل کی۔ ان تمام پوزیشن ہولڈرز کو انعامات سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ صفائی پر شہباز علی ولد قاسم علی کو جبکہ وقت کی پابندی پر ذکیہ بانو دختر ذاکر حسین کی بھی انعامات سے حوصلہ افزائی کی گئی۔ طالبہ فیضہ دختر محمد ابراہیم نے ۳۱ دسمبر کو داخلہ لیا تھا ایک دن کی حاضری سے 100% بننے پر انہیں بھی انعام سے دل جوئی کی گئی۔ انعم بتول دختر محمد یعقوب کو "Best Performance as Stage Secretary" ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ مجموعی طور پر تمام طلب وطالبات کے بہت اچھے ریزلٹ رہے۔ آخر میں سید شہاب الدین کے دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب کا اختتام کیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا۔

رپورٹر: ظفر علی آخوند

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

تعمیر وتوسیع خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ ہپی چلو

الحمد اللہ نوربخشی عوام میں بھی تعمیر وترقی کی سوچ اپنے عروج پر ہے۔ مختلف جگہوں پر نوربخشی دنیا میں نئی مساجد کی تعمیر اور پہلے سے موجود مساجد کی توسیع کا کام جاری ہے۔ خانقاہ معلی نوربخشیہ ہپی بھی ان میں سے ایک ہے۔ حالیہ دنوں میں اس عظیم خانقاہ کی توسیع کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس نیک کام میں محلے کے پر خلوص جوانوں، بزرگوں، عورتوں اور بچوں نے بھر پور حصہ لیا۔ نہایت قلیل مدت میں مکمل کرلیا ہے۔ محلہ ہپی محلہ کے لوگوں کے علاوہ غربوچنگ اور دیگر کچھ نیک لوگوں نے بھی اس نیک کام میں حصہ لینے کا شرف حاصل کیا۔ مخیر حضرات نے مالی تعاون کے ذریعے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ ہپی کی بنیاد حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ نے ۷۸۳ھ میں رکھی تھی۔ محلہ ہپی اور غربوچنگ کے لوگ نماز جمعہ بھی اس مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ اس نیک کام کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے۔ آخر میں میری دعا ہے کہ جس کسی نے بھی اس نیک کام میں جس قسم کا تعاون کیا اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور ان کو مزید دین کی خدمت کا موقع بخشے۔ آمین۔

رپورٹر: نجم الدین جیلو ہپی

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

NYF گلشن اقبال یونٹ کراچی کی میٹنگ

گزشتہ دنوں نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن گلشن اقبال یونٹ کراچی کے جوانوں نے فیض بخش ہاسٹل میں ایک اہم میٹنگ منعقد کی۔ میٹنگ کا اصل مقصد دین حقہ کی خدمت اور یونٹ کے مستقبل کے لیے لائحہ عمل طے کرنا تھا۔ میٹنگ میں تمام ممبران اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ میٹنگ میں طالب علم امتیاز حسن، غلام محمد، منظور بلغاری اور صدر محفل جناب امتیاز علی نے اپنے زرین خیالات کا اظہار کیا۔ تمام مقررین نے NYF کارکردگی کو سراہتے ہوئے آئندہ بھی اسی پلیٹ فارم پر رہ کر مذہب نوربخشیہ کے لیے خدمت کرنے کا عزم اور عہد کیا۔ اور ساتھ ہی تعلیمات تصوف کو عام کرنے پر زور دیا۔ دعائیہ کلمات کے ساتھ میٹنگ کا اختتام ہوا۔

رپورٹر: زاہد حسین قمر، پریس سیکریٹری

❁ ☆ ✿ ☆ ❁

اعتکاف نشینی کے اختتام پر عظیم الشان جلسہ

گزشتہ دنوں کورو میں اعتکاف نشینی کے اختتام پر ایک عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کورو یونٹ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مولانا غلام حیدر صاحب نے کی جبکہ مہمان خصوصی جناب غلام مہدی صاحب تھے۔ محمد عدنان نے تلاوت کلام پاک سے محفل کا آغاز کیا۔ محمد افضل نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ اس کے بعد مقررین نے اپنے زرین خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بزرگان دین کے نقش قدم پر چلنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آخر میں مولانا محمد ابراہیم کے دعائیہ کلمات کے ساتھ جلسے کا اختتام ہوا۔

رپورٹر: محمد شریف کوروی

NYF گنگ چھے ڈویژن کی ہفتہ وار میٹنگ

چھلو NYF کی ہفتہ وار میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے صدر جناب مولانا محمد محسن علی نے کہا کہ برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ کر ہی چین کی نیند سوئیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر معاشرے میں برائیاں ہی امن وامان کو خراب کر دیتی ہیں۔اس لیے ضروری ہے کہ ہر کوئی تعاون کرے اور ان کو ختم کر کے معاشرے کو مثالی بنائے۔ جنرل سیکرٹری غلام عباس نے کہا کہ نوجوان تعلیمات شاہ ہمدان سید علی ہمدانی اور شاہ سید محمد نوربخش" پر عمل کرتے ہوئے آگے بڑھیں۔ نائب صدر محمد حسین نے کہا کہ نوجوان ہی کسی بھی معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اس لیے نوجوانوں کو چاہیے کہ وہ معاشرے سے کرپشن ختم کرنے کے لیے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں اور ایک مثالی معاشرہ بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ دیگر مقررین میں جعفر غریبی، مبارک علی، غلام مرتضیٰ، مبارک کھانسر، الیاس حسین بٹ اور محمد حسین چھچانی شامل تھے۔

رپورٹر: قطب الدین پریس سیکرٹری

NYF گانگ چھے کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی

گانگ چھے کے صدر مقام چھلو میں NYF کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی زیر صدارت صدر جناب مولانا محمد محسن علی منعقد ہوئی۔ جس میں کثیر تعداد میں عمائدین اور نوجوانوں نے شرکت کی اجلاس سے مقررین نے خطاب کرتے ہوئے علاقے کے اندر امن اور بھائی چارگی کو فروغ دینے پر زور دیا۔ اس محفل سے جناب مولانا محسن صاحب، عابدین صاحب، شیر علی صاحب، اصغر، غلام عباس، کفایت علی جنرل سیکرٹری اسلام آباد یونٹ، غلام حسین سیف اللہ صاحب صدر NYF سکردو یونٹ نے خطاب کیا۔ محفل میں غلام حسین نے خطبہ استقبالیہ جبکہ محمد جعفر نے قرارداد پیش کی جس میں حکام بالا پر زور دیا کہ الگ کمشنری بننے کے تحت وجود میں آنے والے خالی اسامیوں پر ضلع گانگ چھے کو بھی کوٹہ دیا جائے۔ آخر میں حافظ ذاکر علی کی دعائیہ کلمات کے ساتھ انجام پائی۔

رپورٹر: خادم حسین نوری

اعتکاف نشینی

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں بھی پچھلے سال کی طرح اس سال بھی دس روزہ اعتکاف نشینی ہوا جس میں اسلام آباد اور راولپنڈی میں موجود اہلیان تصوف کی بڑی تعداد نے اعتکاف نشینی کی اور اعتکاف کے فیض و برکات سے لطف اندوز ہوئے۔ آخر میں مختصر محفل کا اہتمام کیا گیا۔ اس محفل میں لوگوں کی بڑی تعداد اعتکاف نشینوں کے استقبال کے لیے مختلف جگہوں سے آئی تھی اور آخر میں مولانا سید انور کے دعائیہ کلمات کے ساتھ اس محفل کا اختتام ہوا۔

رپورٹر: دانیال محمود نوری کریسی

عظیم الشان جلسہ

گزشتہ دنوں NYF منگھوپیر کراچی یونٹ کا ایک عظیم الشان جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔صدارت جناب مولانا مفتی عبدالحلیم نوربخشی صاحب جبکہ مہمان خصوصی جناب خادم حسین چھوربٹی صاحب تھے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا نثار حسین اور جناب فدا علی صاحب نے سرانجام دیے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام سے ہوا جس کی سعادت عون علی نے حاصل کی۔ اس کے بعد حمزہ علی نے حمد باری تعالیٰ پیش کی۔ نائب صدر جناب لیاقت علی نے خطبہ استقبالیہ دیا۔ نیاز علی، دانیال علی، محمد علی، محمد جنید نے نعت رسول مقبول پیش کی۔ مولانا نثار، مولانا محمد اسحٰق، مولانا اسماعیل صدر، محمد حسین براہوی، محمد اشرف نائب صدر، خادم حسین چھوربٹی اور صدر جلسہ مولانا مفتی عبدالحلیم نوربخشی صاحب نے اپنے زرین خیالات سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ جلسہ کا اختتام اسلام کی سربلندی، پاکستان کی سلامتی، استحکام اور دینی واخروی فلاح ونجات کے لیے دعائیہ کلمات کے ساتھ ہوا۔

رپورٹر: اقبال یوسف تصوفی

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن اسلام آباد/راولپنڈی یونٹ کی تقریب حلف برداری

گزشتہ دنوں NYF راولپنڈی اسلام آباد کے زیر اہتمام شاہ سید ہاسٹل میں NYF کے منتخب نمائندوں کا تقریب حلف برداری منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز دانیال محمود نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد طلبہ نے خوبصورت انداز میں نعت اور تقریر پیش کیے۔ صدارت دولت علی تھلوی اور مہمان خصوصی سید علی کاظمی تھے۔ چیئرمین سپریم کونسل جی ایچ معروفی نے کابینہ کے ممبروں سے حلف لیا اور عزم کیا کہ ہم سب مل کر اس مسلک حقہ کی ترویج وترقی کے لیے کوشاں رہیں گے۔ مولانا محمد انور کی دعائیہ کلمات کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔ نئے نمائندوں کے نام درج ذیل ہیں۔ (رپورٹر: محمد علی سیکرٹری انفارمیشن)



NYF راولپنڈی اسلام آباد یونٹ کی حلف برداری کی تقریب کے موقع پر جلسے سے جی ایچ معروفی، دولت علی، غلام مہدی ربانی، کفایت حسین، اشرف حسین، احسان دانش، کاچو اختر، دانیال محمود، محمد عرفان، عبدالرحمن، دلشاد علی حیدری، محمد خان شگری، سید علی اور دیگر مقررین خطاب کر رہے ہیں۔



دلشاد علی حیدری، صدر



محمد خان شگری، نائب صدر



محمد اسماعیل، جنرل سیکرٹری



اسرار حسین، نائب جنرل سیکرٹری



خادم حسین، سیکرٹری فنانس



ڈی ایم نوری، اسسٹنٹ سیکرٹری فنانس



محمد علی آغا، انفارمیشن سیکرٹری



محمد سیف اللہ، اسسٹنٹ سیکرٹری انفارمیشن



بشارت مہدی، آفس سیکرٹری



محمد عرفان، اسسٹنٹ سیکرٹری آفس



[illegible] یوسف، رابطہ [illegible]

باقی صفحہ 40 پر

نامۂ سالک

قارئین کے خطوط

محمد یوسف نوریؔ سرموی

❁ نمائندہ ہونے کے ناطے قارئین کے اضافہ کے لیے ہر وقت کوشش میں لگا رہتا ہوں۔نوائے صوفیہ کا ہر مضمون بہت پیارا ہے بالخصوص فقہی مسائل تو بے مثل ہے۔رسالے کو ماہنامہ کرنے کی کوشش کریں۔جملہ قارئین سے التماس ہے کہ اس عظیم الشان جریدے کو بحران سے نکال لینے میں ادارے کے ساتھ بھرپور مالی فعلی تعاون کریں۔ہمیں غیرت دینی اور قومی کو بیدار کرکے خود رسالہ خرید کر پڑھنا چاہئے۔میرے طرف سے تمام قلمکاران و کارکنان وقارئین نوائے صوفیہ بالخصوص خرید کر پڑھنے والوں اور لداخ و کارگل میں مقیم نوربخشی بہن بھائیوں کو سلام۔

(ثناء اللہ بن صوفی عبداللہ براہوی، لاہور)

ایڈیٹر: محترم ثناء اللہ! ادارہ آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہے اور رسالے کو بالخصوص مالی بحران سے نکالنے کے لیے دینی حمیت اور غیرت کی اس وقت شدید ضرورت ہے۔اگر پڑھا لکھا ہر شخص رسالے کا خریدار بن کر دین کی خدمت کرے تو ادارہ بھی مضبوط ہوگا اور دین کو بھی تقویت ملے گی۔

❁ نوائے صوفیہ کے لئے ایک نظم ارسال ہے۔نئے ایڈیشن میں شائع کرکے نوائے صوفیہ کا مستقل قاری بننے میں مدد دیں گے۔

(سرعنایت علی نویدؔ
نیو چلڈرن اکیڈمی اینڈ لاج کھرکوہ گھربونگ)

ایڈیٹر: باری آنے اور قابل اشاعت ہونے پر شائع کیا جائے گا جبکہ آپ وقت ضائع کئے بغیر مستقل قاری اور خریدار بن کر اپنے دین کا خیر خواہ ہونے کا بھرپور ثبوت دیں۔

❁ نوائے صوفیہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے اور شوق سے پڑھتا ہوں۔رسالہ سے ہمیں دینی علوم کے ساتھ دنیاوی اور مروجہ علوم کے بارے میں کافی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ہماری دعا ہے کہ یہ رسالہ مینارۂ نور بن کر ساری دنیا میں لوگوں کے دلوں کو منور کرے اور دین حق کی سربلندی کا ذریعہ ثابت ہو آمین۔ایک مضمون ارسال ہے شائع کریں۔

(قمر عباس دلشاد سیتوی)

ایڈیٹر: باری آنے پر شائع کیا جائے گا۔

First of all I would like to congratulate the whole team of Nawa-e-Sofia International. It is the only source of communication in Nurbakhshi community. I hope it will remain playing its role. In this modern world, it has become an important paper of our religion. Through this journal we can express our feelings and emotionsTherefore we must cooperate with the organizers of this magazine. This is my first article of Nawa-e-Sofia. I hope you will publish my inborn ideas on a prominent page. May God make it prosperous. Amin!

(Abdur Rehman Sermiki, SSHRwp)

❁ نوائے صوفیہ نے اس مشکل دور میں بھی اپنا سفر جاری رکھا ہوا ہے جس کی اپنی مثال آپ ہے۔نوائے صوفیہ میں ضرور پڑھتا ہوں۔ایک سوال ارسال ہے امید ہے اطمینان جواب دیں گے۔میری دعا ہے نوائے صوفیہ دن دگنی رات چگنی ترقی کرے۔آمین

(بشارت علی حسنی ڈغونی، افتخار حسین بلغاری)

❁ کافی عرصے بعد خط لکھ رہا ہوں۔دیگر مبلغ ایک ہزار روپے

نوائے صوفیہ کے لیے ارسال کر رہا ہوں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ شمارہ نمبر ۱۰۱ اور ۱۰۲ کے لیے -/700 روپے

۲۔ ماسٹر عبدالرحیم گونگہ سنگتی خریداری نمبر ۱۱۴۷- -/300 روپے

آئندہ میرے نام دس کاپیاں اس ایڈریس پر ارسال کریں۔

(ماسٹر شکور علی، الرضا جنرل سٹور محلہ سرگیب خپلو بالا ضلع گانچھے)

❁ رسالہ شروع سے پڑھتا ہوں۔ لیکن جب سے فوج میں بھرتی ہوا ہوں اس وقت سے نہیں مل رہا ہے۔ لہذا آئندہ مجھے اس پتہ پر رسالہ ارسال کریں۔ (سپاہی مبارک علی خپلوی

کوئٹہ کینٹ قلی کیپ 6 این۔ ایل۔ آئی رجمنٹ B کمپنی)

❁ نوائے صوفیہ گلشن تصوف کا ایک ایسا پھول ہے جس کی روح پرور مہک سے دنیا میں پھیلے ہوئے ہزاروں عاشقان تصوف لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اتحاد ملت کے موضوع پر مشتمل مضامین کو زیادہ سے زیادہ کوریج دی جائے تاکہ رسالے کی مقبولیت میں اضافہ ہو۔ ایک مضمون ارسال ہے اشاعت کی جائے۔ جریدے کی اشاعت کو مالی بحران سے نکالنے کے لئے اپنے طرف سے ایک ہزار روپے کا اعلان کرتا ہوں۔

(محمد باقر سرکی۔ پرنسپل CBS اسلامک سینٹر کریس)

ایڈیٹر: آپ کے پُر خلوص مشوروں کا شکریہ۔ مضمون باری آنے پر شائع کیا جائے گا۔ ادارے کو مالی مشکلات سے نکالنے کے لئے آپ جیسے مخیّر اور دینی بھائیوں اور بہنوں کے جذبہ ایثار کو سلام پیش کرتے ہیں۔

❁ عالم نوربخشیہ میں انتہا پسندی اور تنگ نظری کی وجہ سے ملت کی ترقی کی راہ میں رکاوٹیں پیدا ہوئی ہیں۔ نوائے صوفیہ کے توسط سے تمام نوربخشیوں سے ملتمس ہوں کہ علم دوستی کو اپنائیں اور وسیع النظری کے اپنائیں اور ملت کے عظیم روایات کو برقرار رکھیں۔ ایک مضمون اور کلام ارسال ہے۔ (انور حسن انورتی، ڈغونی)

❁ شمارہ ۱۰۳ میں مظفر علی آخوند کا سائنسی مضمون دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی۔ اسی مناسبت سے میرا بھی ایک مضمون ارسال خدمت ہے

(محمد سہراب طالب علم براہوی، منہاج القرآن، لاہور)

❁ جناب علامہ محمد بشیر صاحب، سلام۔ نوائے صوفیہ کے لیے خصوصی طور پر ایک تحقیقی مضمون محنت سے تیار کیا ہے۔

(ثناء اللہ بن صوفی عبداللہ براہوی، لاہور)

ایڈیٹر: مضمون قابل اشاعت ہونے پر ضرور شائع کیا جائے گا۔

❁ نوائے صوفیہ کے لیے پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ ڈائمنڈ جوبلی شمارہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ تمام مضامین معیاری اور معلوماتی تھے۔ علامہ محمد بشیر صاحب کا مضمون "آپ کے مسائل اور ان کا حل" پڑھ کر دل کو سکون ملتا ہے۔ تمام کارکنان کو سلام

(عابد حسین ابدائی، کھرفق مقیم جناح ٹاؤن سکردو)

❁ تصوف کی خبریں کے لیے ایک مضمون ارسال خدمت ہے، شائع کر کے حوصلہ افزائی فرمائیں۔ اللہ نوائے صوفیہ ہمیشہ قائم و دائم رکھے۔ (عابد حسین نوری، جعلم مدرسہ شاہ ہمدان سکردو)

❁ نوائے صوفیہ کے لیے ایک مضمون ارسال کر رہا ہوں رسالے میں جگہ دے کر شکریہ کا موقع بخشیں۔

(صابر حسین شہبائی، کھرکوہ گربونگ)

ایڈیٹر: باری آنے اور قابل اشاعت ہونے پر شائع کیا جائے گا۔

❁ نوائے صوفیہ اسلامی معلوماتی جریدہ ہے۔ اس کی اشاعتی عملے کی کوششیں دین سے خلوص رکھنے کا واضح ثبوت ہے۔ خبروں کو زیادہ جگہ دینے کی بجائے عالمی سطح پر عالم اسلام کے خلاف کی جانے والی بیرونی سازشوں سے ملت اسلامیہ کو آگاہ کرانے والے مضامین کو جگہ دی جائے تو بہتر رہے گا۔

(سیرا عنبرین سرکی بنت محمد باقر قادری کریس)

❁ شمع تصوف کا ایک پروانہ اور نوائے صوفیہ کا قاری ہونے کی حیثیت سے بگڑتی ہوئی معاشرتی حالات پر بعنوان اصلاح معاشرہ بغرض اشاعت بھیج رہا ہوں، شائع کریں۔ تمام معاونین نوائے صوفیہ کو سلام۔ (قیصر محمود صدیقی، خپلو گربونگ)

❁ میری بھیجی ہوئی خط اور مضمون دونوں کو نوائے صوفیہ میں جگہ دے کر حوصلہ افزائی فرمائی۔ ایک اور مضمون ارسال کر رہی ہوں۔ اس کو بھی نوائے صوفیہ میں جگہ دے کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(رضیہ پروین بنت آخوند غلام رسول، خپلو گرہونگ)

❁ نوائے صوفیہ کے لئے یہ میرا پہلا خط ہے۔ ایک کلام اور دو سو روپے ارسال ہے۔ اگلے ایڈیشن میں شائع کریں۔ علامہ صاحب کو عمر دراز عطا کرے اور اراکین نوائے صوفیہ اور تمام نوربخشیوں کو اس پاک مسلک کی خدمت کرنے کو توفیق عطا فرمائیں۔

(محمد اشرف سکرچن، کھرکوی گرہونگ)

رقم وصول ہوا ہے (ادارہ)

❁ نوائے صوفیہ کے لیے پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔ رسالے کی ڈائمنڈ جوبلی مبارک ہو۔

(عارف حسین آرمان تلس، کیریئر گائیڈنس پبلک سکول سکردو)

❁ نوائے صوفیہ کے دوسری بار خط لکھ رہا ہوں۔ مضامین معیاری اور سبق آموز ہیں۔ طلبہ وطلبات کو اس رسالے کا مطالعہ کرنا بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ دعا ہے ادارہ دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرے۔

(ظفر علی نیازی، براہ یامین گون)

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

بقیہ: تصوف کی خبریں

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن لاہور یونٹ کا قیام

گزشتہ دنوں NYF لاہور یونٹ کا باقاعدہ قیام عمل میں لایا۔ حلف برداری کی تقریب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ لاہور میں ہوئی۔ نمائندوں کے نام یہ ہیں۔ اقبال حیدر، صدر۔ سید ذوالفقار، نائب صدر۔ نعیم آفتاب، سینئر نائب صدر۔ غلام علی راجو، جنرل سیکرٹری۔ ذوالفقار علی نور، جوائنٹ سیکرٹری۔ شہاب الدین، پریس سیکرٹری۔ منور علی، انفارمیشن سیکرٹری۔ محمد حسین، چیئرمین ایجوکیشن بورڈ

رپورٹ: غلام محمد شاہین، NYF گروپ

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

علی احمد قمر کا بلتی نعتیہ کتاب 'ستود کھ' شائع ہوگیا ہے

نوائے صوفیہ کے لکھاری اور پرجوش حامی ممتاز شاعر علی احمد قمر کے نعتیہ کلام پر مبنی کتاب 'ستود کھ' شائع ہوگیا ہے۔ کتاب میں ابوالعرفان علامہ محمد بشیر صاحب کی ماہرانہ رائے بھی شامل ہے۔ -/200 روپے قیمت کی یہ کتاب بلتی قارئین کے لیے اس کی اصل لاگت فی جلد کے حساب سے اسلام آباد مسجد سے دستیاب ہے۔ نوائے صوفیہ جناب علی احمد قمر کی شاعرانہ کتاب ستود کھ کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

ادارہ

❁ ☆ ❁ ☆ ❁

وصولیات نمائندوں اور قارئین سے شمارہ نمبر ۱۰۳

علی خان تھگوی	420/-		صوبیدار حسین گمبہ ہلتونگ	1000/-
نور علی داغونی	420/-		غلام حسن صبو	1100/-
حلاوت علی داغونی	420/-		ثناء اللہ لاہور	1000/-
عطیہ برائے رسالہ بذریعہ نور علی داغونی	1000/-		محمد ابراہیم فیضی یوچنگ	600/-
عبداللہ انجینئر سکردو	900/-		علی حسن نائب کلرک بہاولپور	450/-
حاجی محمد علی خپلو	10000/-		محمد اشرف سکرچن کھرکوی	200/-
اسلام آباد مسجد سے	1310/-		محمد یاسین مندک کھرکوی لداخ	1000/-
شاہ سید محمد اکمل راولپنڈی بذریعہ علی خان تھگوی	590/-		مولانا محمد اسماعیل سرموں	300/-
ذاکر حسین کھرکو	300/-		بابو غلام حسین نسیم ترونگ	300/-
محمد حسن علی نور سے (بذریعہ شمیم گنگی شمارہ ۱۰۲ میں (نام وصول چھپا تھا)	300/-		ڈاکٹر محمد اسحاق نور سے (بذریعہ شمیم گنگی شمارہ ۱۰۲ میں (نام وصول چھپا تھا)	300/-
مولانا محمد علی اسد تلس (بذریعہ شمیم گنگی شمارہ ۱۰۲ میں (نام وصول چھپا تھا)	300/-			

پروگریس رپورٹ سال ۲۰۰۹ء مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ علی پور اسلام آباد

نمبر شمار	نام طلبہ و طالبات	ولدیت	موجودہ درجہ	کل کیٹس	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	فیصد	گریڈ	کل حاضری	حاضری فیصد
1	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	357	79%	B	264/304	87%
2	[illegible]	[illegible]	[illegible]	35	350	231	66%	C	191/231	82%
3	[illegible]	[illegible]	[illegible]	43	450	352	[illegible]	A+	290/299	97%
4	[illegible]	[illegible]	[illegible]	13	130	89	68%	C	84/99	85%
5	[illegible]	[illegible]	[illegible]	35	350	163	45%	E	114/247	82%
6	[illegible]	[illegible]	[illegible]	37	370	256	69%	C	227/272	83%
7	[illegible]	[illegible]	[illegible]	39	390	250	64%	C	225/272	83%
8	[illegible]	[illegible]	[illegible]	12	120	75	67%	C	81/95	85%
9	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	340	75%	B	275/304	90%
10	[illegible]	[illegible]	[illegible]	44	440	268	61%	C	226/276	82%
11	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	391	86%	A+	299/304	98%
12	[illegible]	[illegible]	[illegible]	35	350	182	53%	D	182/211	86%
13	[illegible]	[illegible]	[illegible]	43	430	278	65%	C	213/251	85%
14	[illegible]	[illegible]	[illegible]	33	330	168	51%	D	193/228	85%
15	[illegible]	[illegible]	[illegible]	31	310	176	57%	D	177/206	86%
16	[illegible]	[illegible]	[illegible]	4	40	27	67%	C	23/26	88%
17	[illegible]	[illegible]	[illegible]	12	120	55	46%	E	75/95	79%
18	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	[illegible]	[illegible]	[illegible]	A+	301/304	99.1%
19	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	[illegible]	391	86%	A+	299/304	98%
20	[illegible]	[illegible]	[illegible]	31	310	190	61%	C	174/206	84%
21	[illegible]	[illegible]	[illegible]	30	300	99	32%	E	152/165	92%
22	[illegible]	[illegible]	[illegible]	30	300	102	34%	E	152/165	92%
23	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	207	46%	E	259/304	85%
24	[illegible]	[illegible]	[illegible]	24	240	84	35%	E	90/165	54%
25	[illegible]	[illegible]	[illegible]	9	90	68	75%	B	61/62	98%
26	[illegible]	[illegible]	[illegible]	5	50	8	16%	E	18/26	69%
27	[illegible]	[illegible]	[illegible]	5	50	25	50%	D	18/26	69%
28	[illegible]	[illegible]	[illegible]	5	50	22	44%	E	24/26	92%
29	[illegible]	[illegible]	[illegible]	4	40	2	5%	E	15/20	75%
30	[illegible]	[illegible]	[illegible]	4	40	9	22%	E	12/17	70%
31	[illegible]									
32	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	302	67%	C	261/304	85%
33	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	[illegible]	381	84%	A+	264/304	87%
34	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	A+	[illegible]	[illegible]
35	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	121/192	63%
36	[illegible]	[illegible]	[illegible]	30	300	181	60%	C	167/193	86%
37	[illegible]	[illegible]	[illegible]	30	300	187	62%	C	187/209	89%

نمبر شمار	نام طلبہ و طالبات	ولدیت	موجودہ درجہ	کل کیٹس	کل نمبر	حاصل کردہ نمبر	فیصد	گریڈ	کل حاضری	حاضری فیصد
38	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	289	64%	C	295/304	94%
39	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	342	76%	B	296/304	97%
40	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	[illegible]	75%	B	294/304	[illegible]
41	[illegible]	[illegible]	[illegible]	33	330	224	68%	C	194/229	96%
42	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	340	75%	B	302/304	99.3%
43	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	311	69%	C	292/304	95%
44	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	348	77%	B	294/304	97%
45	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	397	88%	A+	295/304	97%
46	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	330	73%	B	279/304	92%
47	[illegible]	[illegible]	[illegible]	4	40	16	41%	E	22/25	88%
48	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	375	83%	A+	302/304	99.3%
49	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	370	82%	A+	296/304	97%
50	[illegible]	[illegible]	[illegible]	31	310	167	54%	D	171/206	83%
51	[illegible]	[illegible]	[illegible]	4	40	9	33%	E	17/18	94%
52	[illegible]	[illegible]	[illegible]	3	30	10	33%	E	10/14	71%
53	[illegible]	[illegible]	[illegible]	1	10	9	90%	A+	1/1	100%
54	[illegible]	[illegible]	[illegible]	8	80	45	56%	D	46/51	90%
55	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	234/248	94%
56	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	360	80%	A+	293/304	96%
57	[illegible]	[illegible]	[illegible]	38	380	200	53%	D	190/219	87%
58	[illegible]	[illegible]	[illegible]	4	40	18	45%	E	17/18	94%
59	[illegible]	[illegible]	[illegible]	33	330	193	58%	D	204/229	89%
60	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	313	69%	C	292/304	96%
61	[illegible]	[illegible]	[illegible]	36	360	231	64%	C	202/240	84%
62	[illegible]	[illegible]	[illegible]	37	370	274	74%	B	237/248	96%
63	[illegible]	[illegible]	[illegible]	26	260	103	40%	E	122/153	80%
64	[illegible]	[illegible]	[illegible]	6	60	21	35%	E	21/26	81%
65	[illegible]	[illegible]	[illegible]	4	40	[illegible]	[illegible]	E	17/26	65%
66	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	315	73%	B	294/304	97%
67	[illegible]	[illegible]	[illegible]	31	310	172	55%	D	179/206	87%
68	[illegible]	[illegible]	[illegible]	45	450	325	72%	B	302/304	99.3%
69	[illegible]	[illegible]	[illegible]	33	330	200	61%	D	200/229	90%
70	[illegible]	[illegible]	[illegible]	26	260	103	40%	E	116/152	76%
71	[illegible]	[illegible]	[illegible]	9	90	46	51%	D	80/92	91%
72	[illegible]	[illegible]	[illegible]	8	80	29	36%	E	31/51	72%
73	[illegible]	[illegible]	[illegible]	4	40	13	32%	E	18/22	82%